کس کس

مضمون کتاب

چونکہ درمیان (اسکیپون) افریقانی اور (لیلیوس) کے بہم بہت دوستی ہونا ثابت تھا لہذا (گکرون) کا جب ارادہ تحریر کا دربارہ دوستی ہوا تو اوسکو (لیلیوس) کے نام سے کہنا بہت مناسب معلوم ہوا کہ اوسکا ذکر یون لاے کہ جیسے وہ اپنے دونون دامادون (کیوکس فینیوس) اور (موکیوس اسکیوولا) کے ساتھ باتین کر رہا ہے پس اس تقریر میں جسکو (گکرون) نے چند روز بعد (افریقانی) کے مرنے کے واقع ہونا دکھایا ہے (لیلیوس) بتلاتا ہے کہ دوستی کیا ہے اور کن سببون سے دوستون کی جستجو ہوتی ہے اور کن سببون سے دوستی پیدا ہوتی ہے پھر کن کے درمیان دوستی ہو سکتی ہے اور کیا قاعدہ دوستی کا ہے اور کیا کام دوستی کے ہیں اور بالآخر کن صورتون میں دوستی ہمیشہ محفوظ رہ سکتی ہے کہ حقیقت یہ رسالہ بعد (کاطون) اعظم کے سنہ [illegible] روی میں لکھا گیا ۔

[illegible]

۱۹۶۲



دیباچہ مترجم

نظام الملک آصفجاہ نواب میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ

~~[illegible]~~

۱۳۰۱ بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کو سجود اور اوسکے حبیب پر مع آل کے درود کہ یہہ رسالہ جو دوستی و محبت کے بیان مین ہے حسن اتفاق سے ایسے زمانے مین طبع ہوا ہے جبکہ دریاے محبت جوش مین آیا ہوا ہے سارے حیدرآباد مین دھوم مچی ہوئی ہے دن عید اور رات شب برات ہے یعنی ہمارے حضور پر نور جو محبت وطن مجسم ہین اونکی [illegible]وین سالگرہ کا جشن مبارک ہے۔

یہہ محبوب محبوب عالم کا ہوئے
نجم کہکشان تارہ اوسکی گرہ کا

یہہ سب دیکھ مترجم کا بھی دل لہرایا اور اس رسالہ کا لقب محبوبیہ رکھا سارا رنگ ڈھنگ اس رسالہ کا بلکہ خود مصنف بھی وہی ہے جو اوس رسالہ پیری کا تھا جو قبل ازین پیش کش ناظرین ہو چکا اور ترجمہ بھی اوسہی التزام کے ساتھ ہوا ہے پس اگر وہ دنیا مین پہلی کتاب تھی جو لاطینی سے اردو مین ترجمہ ہوئی تو یہہ دوسری ہے۔

محمد حمید رضوی لکھنوی

بخدمت (طیطوس پومپونیوس اطیکوس)

(قنطوس کیوس سکیوولا) شکوہ اپنے سسرے (کیوس لیلیوس) کی بہت باتیں بار بار اور بہت خوشی سے بیان کیا کرتا تھا اور تردد نہیں کرتا تھا اسمین کہ تمام اپنے کلام مین اوسکو دانشمند کہے اور مجھے تو عنفوان شباب سے میرے باپ نے (اسکیوولا) سے ایسا ملایا کہ مجھکو جہانتک ممکن ہوا اور اجازت ملے اس بڈہے کے پہلو سے ذرہ جدا نہ ہون - چنانچہ مین اسکی بہت سی حکیمانہ تقریرین اور بہت سے چھوٹے چھوٹے عمدہ مقولے دہیان پر چڑہاتا تہا اور کوشش کرتا تہا کہ اسکی دانشمندی کے فیض سے میرے فہم کی زیادتی ہوگی - جب یہ مرگیا تو مین (سکیوولا) موبدموبدان کی خدمت مین حاضر ہوا اور اس ایک شخص کو میرے دانشوری

حالات مین اپنے ملک کو یکتائے زمانہ دوسرا دور رہگا رکہہ سکتا ہون - خیر اسکا
کر کبہی اور ہوگا اب مین اوسی (اسکیوولا) شگوپیئے کی طرف رجوع کرتا ہون
۲- جہان مجہکو اکثر باتین یاد ہین وہان یہہ بہی یاد ہے کہ جب وہ اپنے گہر
مین گول چوکی پر حسب عادت اپنے بیٹہا تہا اور مین بہی مع چند اور اقربا کے
موجود تہا تو اس کا سوق کلام اس کو اوس ذکر کی طرف لے گیا جو اوسوقت
دنیا بہر شخص کی زبان زد تہا مجہکو بہی اسے (اطیکوس) خوب یاد ہوگا خصوصا
علے الخصوص اسواسطے کہ تو (سولپیکیوس) کے پاس بہت رہتا تہا کہ جب
وہ بحالت سرکردگی عوام (پومپیوس) حاکم وقت سے جانی دشمنی
کے ساتہ کنارہ کشی کی حالانکہ یہ اوسکے ساتہ نہایت محبت اور ملنساری
سے رہ چکا تہا تو لوگ اوسکی تعریف کسقدر کی کرتے تہے اور کسقدر
شکایت کرتے تہے -
۳- پس جب (اسکیوولا) یہہ ذکر کر چکا تو اوسنے ہمسے (لیلیوس)
کی تقریر دربارہ دوستی بیان کی جو اوسنے اوسکے اور اپنے
دوسرے داماد کے سامنے چند روز بعد (افریقانی) کے
مرنیکے کی --- مضامین اس تقریر کے مین نے یاد رکہے اور

اِس رسالہ مین اپنی تجویز سے اونکو بیان کیا اسطرح پر کہ جیسے وہ خود باتین کرتے ہون نہ کہ قلت ۔ او نقال ۔ اکثر جگہہ لانا پڑے اور اس طرح پر کہ معلوم ہو کہ یہ تقریر ایک دوسرے کے حضور مین ہوتی ہے تو اکثر کہتا تہا کہ مین کچہہ دربارۂ دوستی لکہون تو یہ مضمون مجکو جب قابل لوگون کے جانتے کے ویسا ہی مناسب ہے جیسے تمہاری اخلاص کے معلوم ہوا ۔ پس بخوشی مینے اس امر کو انجام دیا اسواسطے کہ تیرے کہنے کے سبب سے اکثر دن کو مجہسے فائدہ پہونچے گا ۔ گو مینے کہ اپنے رسالہ (کاطون) مین جو دربارہ پیری تیرے نام پر لکہا گیا ہے (کاطون) بڈہے کو باتین کرتے ہوئے دکہایا چونکہ کوئی شخص اوس سے بہتر مجکو نہین معلوم ہوتا تہا جسکی زبان سے بیان اس سن کا کیا جاوے کہ وہ بہت دنون بوڑہا رہا اور بڑہاپے مین اورونسے زیادہ شوکت حاصل کی ویسا ہی چونکہ ہمنے آباواجداد سے (لیلیوس) اور (اسکپیون) مین نہایت دوستی ہونیکی خبر پائی ہے لہذا (لیلیوس) مجکو بہت مناسب معلوم ہوا کہ خود اوسکی زبان سے وہ بحث دوستی کی بیان کیجاوے جو اوس سے (اسکیوولا) نے

یاد رکھی شخص مگر اسس قسم کا کلام جو بُڑانے لوگون اور اون مین بھی عالی زمان کیطرف اسناد کیا جاوے نہ معلوم کس وجہسے وہ زیادہ با توقیر معلوم ہونے لگتا ہے ۔

۵۔ پس بیان کرنے مین اپنی اس تقریر کے مین اسطرح تصنع کرتا ہون کہ (کاطو) کا کہنا نہ کہ قول اپنا مین تصور کرتا ہون ۔ اور جیسا کہ وہان بُڈہا ہو کر بُڈہیے کو بُڈہاپے کا حال ویسا ہی بیان اس کتاب مین دوست بن کر دوست کو دوستی کا حال مینے لکھا ۔ جب (کاطون) نے کہا تہا کہ کوئی شخص اوس زمانہ مین نہ اوس سے زیادہ بُڈہا اور نہ اوس سے زیادہ ہوشیار تہا اور اب (لیلیوس) دانشمند کہ جیسے یون ہی سمجہا جاتا ہے اور شان دوستی مین فائق ہے دربارۂ دوستی کہتا ہے ۔ مین چاہتا ہون کہ تو تہوڑی دیر مجہسے قطع نظر کر اور خود (لیلیوس) کو بولتے ہوئے سمجہ

(فینوس) اور (اسکیوولا) بعد موت (افریقانی) کے سُسر کے پاس آتے ہین اور گفتگو شروع کرتے ہین (لیلیوس) جواب دیتا ہے اور اوسکی ساری بحث دربارۂ دوستی ہے جسکو تو پڑہ کے خود اپنے تئین

بیہانے کہا ۔

(فینیوس) یہی بات ہے کہ (لیلیوس) بیشک نہ بہتر کوئی مرد (افریقانی) سے تہا اور نہ معروف تر۔ لیکن تجہہ کو سمجہنا چاہئیے کہ اب سب کی نظرین تیرے اوپر پڑتی ہین اور تجہی کو سب دانشمند کہتے اور سمجہتے ہین ۔

یہ لقب قبل ازین (کاطون) کو ملا تہا اور ہم جانتے ہین کہ (اطیلیوس) بہی ہمارے اباواجداد کے نزدیک مخاطب بہ دانشمندی ہوا تھا ۔

مگر ہر ایک نے ان دونوں سے اور طرح پر یہ لقب پایا (اطیلیوس) نے اس سبب سے کہ معاملات کا بڑا فقیہ سمجہا جاتا تہا اور (کاطون) نے اس سبب سے کہ اوسکو تجربہ بہت چیزون کا حاصل تہا اور مجمع عام مین اور مجمع خاص مین بہت سے عاقلانہ اقوال اوسکے اور مدبرانہ افعال اور تیز جواب مشہور ہے تہے ۔ علاوہ برین یہ دانشمند بطور اسم کے بوڑہاپے مین کہا جاتا تہا مگر تیرا دانشمند ہونا کچہہ اور ہی طرح سے نہ صرف تیری طبیعت اور اخلاق سے بلکہ تیرے شغل علمی

اوسکے قوم کے سبب سے نہ صرف عوام بلکہ سب سے پکے بھی ایسا کہا کرتے تہے جیسا کہ یونان مین کوئی نہ تہا۔

۶ اسواسطے کہ جو سات دانشمند کہلائے اونکے بارے مین جو لوگ زیادہ تر تحقیقات کرتے ہین وہ اونکو شمار مین دانشمندون کے نہین لیتے ہین (اثینا) مین ایک کو ہمنے پایا ہے اور یہ بھی وہ جو توقیع (اپولین) سے دانشمند ترین تجویز ہوا۔ لوگ تیری ایسی دانشمندی سمجھتے ہین کہ تیرے کمالات سب تیرے ساتہ ہین اور تو حوادث زمانہ کو ٹنکی سے کمتر سمجھتا ہے ۔ پس مجھسے پوچھتے ہین اور مین یقین کرتا ہون کہ اس (اسکیوولا) سے بہی کہ (افریقانی) کے مرنیسے تیرے دل پر کیا گذرتی ہے اور زیادہ تر اس سبب سے پوچھتے ہین کہ ان گزشتہ تاریخون مین جبکہ ہم (برو طوس) شگونیے کے باغین حسب عادت مذاکرہ کے لئے گئے تہے تو تو حاضر نہ تہا حالانکہ تو اس تاریخ کام پر ضرور آیا کرتا تہا۔

۸ (اسکیوولا) البتہ اے (لیلیوس) بہت لوگ پوچھتے ہین جیسا کہ (فنیوس) نے کہا مگر مین وہ جواب جو میرے دل مین آتا ہے

دیتا ہون کہ وہ غم جسمین تو مرنے سے ایسے بڑے شخص اور ایسے بڑے دوست کے مبتلا ہوا اوس کو تو اعتدال کے ساتہہ برداشت کرتا ہے اور یہ ممکن نہین کہ تجکو رنج نہوا ہوا ور نہ یہ مقتضی تیرے انسانیت کا ہے - اور روناجو تو ہمارے مذاکرہ مین شریک نہین ہوا تو وجہ اوسکی بے لطفی مزاج تہی نرکہ رنذ وہنا کی -

(لیلوس) البتہ ٹہیک کہا تونے اے (اسکیوولا) اور سچ کہا اسواسطے کہ اوس خدمت سے جسکو مین ہمیشہ بجالاتا تہا جب کہ مین صحیح ہوتا تہا مینے اپنے تئین بلحاظ اپنے صدمہ کے بجانا مناسب نہین جانا اور نہ یہ مین سمجہتا ہون کہ کسی مستقل مزاج شخص کو ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ کسی حادثہ کے سبب سے وہ اپنے کسی فرض کو ترک کرے -

۵- اور تو اے (فینیوس) جو کہتا ہے کہ لوگ اتنی قدر و منزلت میری کرتے ہین جسکو نہ مین قبول کرتا ہون اور نہ طلب کرتا ہون تو یہ فعل تیرا از راہ محبت ہے - مگر مجکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو (کاطون) کے بارہ مین ٹہیک انصاف نہین کرتا ہے - اسواسطے کہ یا تو کوئی شخص نہین جیسا کہ مین زیادہ تر سمجہتا ہون یا اگر کوئی تہا تو وہی دانشمند تہا اگر اور باتین اوسکی مین چہوڑ بہی دون تو بہی

دیکھو اوسنے اپنے بیٹے کے مرنے پر کیسا تحمل کیا (پولس) جو
یاد نہے اوگلوس) کو بیٹے دیکھا تہا مگر اونہون نے اونکو نہ صبر کیا اور دکھا
نے پورے جوان اور ہونہار بیٹے
دیکھو خبردار (کاطون) پر کسی طرح اوس کو بہی مقدم نہ
کہنا جس کو (اپولین) نے جیسا کہ تو کہتا ہے دانشمند
ترین تجویز کیا ہے کیونکہ اِس کے افعال اور اوس کے اقوال
کی مدح ہوتی ہے لیکن اپنے بارہ مین پس مین اب تم دونون
سے کہتا ہون کہ یہ سمجھو

۱۱ - مین اگر (اسکیون) کے فقدان سے اپنے رنجیدہ ہونے سے انکار
کرتا تو کس قدر یہ صحیح طور سے ہوتا دانشمند لوگ جانتے مگر بیشک درد و غم
ہوتا مجھکو اپنے دوست کی بچھڑنے کا یہ ہے جیسا کہ مین سمجھتا ہون کہ کوئی کبہی نہین
ہوگا چونکہ مین ثابت کر سکتا ہون کہ کوئی نہین ایسا ہوا مگر مجھکو دوا
دکہا نہین مین اپنے تئین خود تسلی دیتا ہون اور زیادہ تر
باعث تسکین کا یہ ہے کہ مین اوس غلطی سے بری ہون
جس مین کہ اکثر لوگ مبتلا ہوکے مرنے سے دوستون کے

محزون ہوا کرتی ہین - اسواسطے کہ مین جانتا ہون کہ مرنے سے (اسپکرن)
کے کسی طرح برائی اوسکی نہین ہوئی - برائی اگر ہوئی تو میری مگر اپنی ہستی چھینی
پر بہت ملال کرنا کام دوست کے چاہنے والے کا نہین ہے بلکہ خود غرضون کا ہے
جو خود اپنے نفس کو عزیز رکھے - آیا کوئی شخص انکار کر سکتا ہے کہ اوسکا
مشہور نہین ہوا - اور سوا اسکے کہ وہ بجائے جاودانی کی خواہش
رکھتا ہو حالانکہ وہ اسکا ذرہ بھی خیال نہین رکھتا تہا اور کون چیز بشر کے
لئے قابل حاصل کرنیکے تہی جو اوسنے نہین حاصل کی -
اوسنے کل آرزوئین ہموطنون کی جو اوسکے بچپن سے رکہتے تہے برابر جوانی
مین عجب خوبی سے پوری کین اور حکومت کبہی نہین طلب کی مگر دو مرتبہ حاکم ہوا
پہلے مرتبہ قبل اوس عمر کے جو حاکم ہونیکے لئے مقرر تہی اور دوبارہ بلحاظ اپنے
سن کے قبل از وقت اور بہ لحاظ دولت جمہوریہ کے بہ دیر حاکم مقرر ہوا اور
اوسنے دو شہرون کو نہایت سخت دشمنون کے اپنے ایام حکومت مین زیر
کرکے نہ صرف موجودہ جنگ وجدال کو بلکہ آیندہ کو بہی محو کر دیا کیا بیان
کرون مین اوس کی خوش خلقی کا - ماں کی اطاعت کا - بہن پر شفقت
اپنے لوگون پر رعایت کا اور سب کے ساتھ عدالت کا -

یہ باتین تمکو خود معلوم ہین - ہموطنون کو کیا وہ عزیز تہا اونکے اوسکے بہلے عزاداری کرنے سے ثابت ہوتا ہی - پس چند سال کی زیادتی اوسکی زندگی مین اوسکو کیا مفید ہو سکتی - بھلا یا اگر گران بہی نہ ہو جیسا کہ مجکو یاد ہے (کاطون) اپنے مرنیکے ایک برس پیشتر پیرسے اور (اسکپیون) کے سامنے بیان کرتا تہا تاہم اوس سے وہ تازگی جاتی رہتی ہے جو اب آخر تک (اسکپیون) مین تھی -

۱۲ - بایں وجہ اوس کی زندگی ایسے جاہ و جلال و اقبال سے کہی تہا کہ ممکن نہین تہا کہ اوسمین کوئی چیز اضافہ کر سکتی - گر موت اوسکی ایسی دفعتہ ہوئی کہ کچھ معلوم نہ ہوا اور اسقسم کی موت کے بارہ مین کوئی بات کہنا مشکل ہے -

لوگون کو جو شبہ ہے وہ تم جانتے ہو - اتنا البتہ حقیقۃً کہا جا سکتا ہی کہ اون سب دنون مین سے جنکو (اسکپیون) نے بہ کمال شادمانی و اقبالمندی بسر کئے وہ دن نہایتہ اوسکے جاہ و جلال کا تہا جبکہ بعد فراغت کے دربار عام سے شام کو سارے شیوخ اور اِت (رومان) اور اونکے شرکا (اور (لاطینی) لوگون نے) اوسکو گہر تک ساتہ جا کے پہونچایا ایک دن قبل اوسکے انتقال کے

---

(۳) یعنے اوسکا دیوتا بن جانا - ۱۲ - مترجم

دو ہزار برس کی پرانی لاطینی کتاب کا اعلے علمی نفیس نمونہ

یعنی

رسالہ دوستی

(محبوبہ)

مصنفہ

مارکوس طیلوس سیکرون "سسرو"

جسکو

جناب مولوی حاجی سید محمد حیدر صاحب مترجم ہائیکورٹ سرکار نظام نے

بہت احتیاط کے ساتھ ترجمہ کیا

مطبوعہ

مطبع رحمانی واقع بارہ دری نواب مختار الملک مرحوم

حیدرآباد دکن

۱۳۱۶ھ

یہ باتین تمکو خود معلوم ہین - ہموطنون کو کیا وہ عزیز تہا اونکے اوسکے
بہلے عزاداری کرنے سے ثابت ہوتا ہی - پس چند سال کی زیادتی اوسکی
زندگی مین اوسکو کیا مفید ہوسکتی - بھلا یا اگر گران ہی نہ ہو جیسا کہ مجکو
یاد ہے (کاطون) اپنے مرنیکے ایک برس پیشتر پیرے اور (اسکپیون)
کے سامنے بیان کرتا تہا تاہم اوس سے وہ تازگی جاتی رہتی ہے جو اب
آخر تک (اسکپیون) مین تھی -

۱۲ - باین وجہ اوس کی زندگی ایسے جاہ وجلال واقبال سے کبھی کہ
ممکن نہین تہا کہ اوسمین کوئی چیز اضافہ کرسکتی - گر موت اوسکی ایسی دفعۃً
ہوئی کہ کچھ معلوم نہ ہوا اور اس قسم کی موت کے بارہ مین کوئی بات
کہنا مشکل ہے -

لوگون کو جو شبہ ہی وہ تم جانتے ہو - اتنا البتہ حقیقۃً کہا جاسکتا ہی کہ
اون سب دنون مین سے جنکو (اسکپیون) نے بہ کمال شادمانی و
اقبالمندی بسر کیے وہ دن نہایت اوسکے جاہ وجلال کا تہا جبکہ بعد فراغت
کے دربار عام سے شام کو سارے شیوخ اور رات (رومان) اور اونکے شرکاء
اور (لاطینی) لوگون اوسکو گہر تک ساتھ جا پہونچایا ایک دن قبل اوسکے انتقال کے

(۳) یعنے اوسکا دیوتا بن جانا - ۱۲ - مترجم

پس بعد فائز ہونے کے ایسے رتبہ پر جانا اوس کا اعلے علیین مین زیادہ قریب القیاس معلوم ہوتا ہے نہ کہ اسفل السافلین مین —

۱۴ — اس واسطے کہ ہرگز مین ان لوگونکی رائے کی موافقت نہین کرتا ہون جنہون نے اب یہ بحث نکالی ہی کہ ارواح بھی ابدان کے ساتھ فنا ہوجاتی ہین اور کل چیزین موت سے محو ہوجاتی ہین - میرے نزدیک اگلے لوگون کی سند زیادہ تر معتبر ماننا چاہیئے خواہ وہ ہمارے آبا و اجداد ہون جنہون نے اپنے مُردون کے لیے کیسے کیسے دینی حقوق مقرر کئے اور بیشک وہ ایسا نہ کرتے اگر جانتے کہ اونسے انکو کوئی تعلق نہین ہے اور خواہ وہ ہون جو اس سرزمین پر تھے اور اونہون نے (یونان المعظم) کے لوگون کو کہ اب مسا ہوا ہی گرتب پھولا پھلا تھا اپنے قواعد و احکام تعلیم کئے تھے اور خواہ وہ ہو جو حسب فرمودہ (اپولین) نہایت دانشمند تجویز ہوا تھا اور جو نہ کبھی یہ اور کبھی وہ جیسا اور امور مین بلکہ ہمیشہ ایک طور پر کہتا تھا کہ روحین

(۳) یعنے افلاطون ۱۲ مترجم

انسان کی ملکوتی پیدا دعبت وہ بدن سے خارج ہوتی ہین تو اون کا رجوع آسمان کی
طرف ہوتا ہے اور جو نہایت نیکوکار اور راست باز ہوتے ہین اون کو
رجوع نہایت جلد ہوتی ہے —

۱۴ - اور بہی (اسکیپون) کو بہی معلوم ہوتا تہا جسنے اپنے قرب موت کی
پیشین گوئی کرکے جبکہ (پیلوس) اور (مانیلیوس) حاضر تہے اور بہی بہت
سے لوگ اور تو بہی (اسکیوولا) میرے ساتہ آیا تہا مین دن برابر
دربارہٗ دولت جمہوری تقریر کی اور خاتمہ اسکا عدم فنا ارواح پر ہوا
اور یہ تقریر وہ کہتا تہا کہ اوسنے خلوت مین بہ مشاہدہ (افریقانی
سے) سنتے تہے — یہ بات اگر یون ہی ہے کہ ہر ایک اچہے شخص کی
روح مرتے وقت بہت آسانی سے پرواز کرتی ہے جسکے جسم قید بند
بدن سے تو (اسکیپون) سے زیادہ کس کو ہم سمجہ سکتے ہین جسکا
بسہولت سے راہ عالم ملکوت کی ملی ہوگی - پس اوسکے اس
انتقال پر رنج کرنا مجکو ڈر ہے کہ خاصہ اوسکے حاسد کا ہو نہ کہ اوسکے
دوست کا — مگر وہ بات اگر ٹہیک ہو یعنے ارواح و اجسام ایک ساتہ
فنا ہوتے ہون تو کچہ شعور بہی نہ باقی رہتا ہوگا پس موت سی جس طرح

کوئی بہتری نہ ہوگی اوسیطرح کچھ برائی بھی نہ ہوگی — جب شعور نہ رہا تو یہی ہوا کہ جیسے وہ بالکل پیدا ہی نہوا ہو —

مگر اوسکے پیدا ہونے سے ہم خوش ہین اور یہ مدت جبتک وہ زندہ رہا ہمکو اوسکے ساتھ خوش گذری — اور اگر گیا ہی تو ہمارے لئے کیا نقصان ہوا کیونکہ وہ گیا ہی ہو وجہ اوسکے لئے بیشک ہر طرحسے بہتری ہوئی اور میرے لئے تکلیف حالانکہ میرے لئے بہتر یہ ہوتا کہ مین اوسکے قبل عالم ہستی مین آیا ہوتا تاکہ قبل اوسکے یہانسے جاتا — باین ہمہ اپنی باہمی دوستی کی یاد آوری سے مین ایسا محظوظ ہوتا ہون کہ اپنی زندگی کو سعادت سے گذری ہوئی دیکھتا ہون چونکہ (اسکیپون) کے ساتھ بسر ہوئی کہ دولت جمہوری اور امور ذاتی کی فکر مشترک اوسکے ساتھ مجکو رہتی تھی — اور سفر و حضر مین صحبت اوسکی ہوتی تھی اور میرے اور اوسکے وہ بات تھی جس سے سارا زور دوستی کا ہوتا ہے کہ رغبتون اور کوششون اور رائون مین میرے اور اوسکے نہایت اتفاق تھا — پس مجکو نہین ایسا شہرہ اپنی دانائی کا جسکو ابھی (فینیس) نے بیان کیا اور جو غالباً بے اصل ہے شاد کرتا جیسا خیال اسکا کہ تذکرہ ہماری دوستی کا ہمیشہ رہیگا — اور یہ امر زیادہ تر پسند خاطر مجکو اس سبب سے ہوا ہے کہ تمام اگلے قرنون مین سے اب بمشکل تین یا چار

دوستیونکی جوڑیونکا نام لیا جاتا ہے اور مین امید کرتا معلوم ہوتا ہون کہ اسیبہی قسم کی دوستی کے شمول مین (اسکیپیون) اور (لیلیوس) - کی دوستی کا بہی ذکر آیندہ نسل مین رہیگا

۱۶ (فینوس) البتہ اے (لیلیوس) یہ بات تیری ضرور یون ہی ہے لیکن چونکہ تونے دوستی کا چرچہ کیا اور ہم فرصت سے بہی ہین تو تیرا بڑا احسان ہوگا اور مین امید کرتا ہون کہ (اسکیوولا) پر بہی اگر جسطرح کہ تجہکو عادت اور چیزون کی بیان کی ہے جب تجسے استفسار کرین اسیطرح تو دوستی کا بہی حال بیان کرے کہ تو اوسکو کیا سمجہتا ہے اور کیا پاتا ہے اور کیا قاعدے اوسکے بتاتا ہے -

(اسکیوولا) البتہ میرے اوپر بہی بڑا احسان ہوگا بلکہ میں خود بہی کہا چاہتا تہا کہ (فینوس) نے سبقت کی بدین وجہ ہم دونون اوپر بڑا احسان تیرا ہوگا -

۱۷ (لیلیوس) - مجکو ہرگز تامل نہ ہوتا جو اعتماد اپنے اوپر مجہے ہوتا کیونکہ یہ موضوع بہت عمدہ ہے اور ہم بہت فرصت سے بہی ہین جیسا کہ (فینوس) نے کہا مگر مین کیا کہون اور مجہے کیا لیاقت ہے یہ معمول تو حکیمونکا اور

وہ بہی یونانیونکا ہے کہ دفعۃً اون کے سامنے امور بحث کے لیے
پیش کئے جاتے ہین - یہ بڑا کام ہے اور تہوڑی مشق اسکے لئے درکار
نہین ہے - بدین وجہ جو اپنے تئین ایسا ظاہر کرتے ہین اونسے
تمکو مناسب ہے میرے نزدیک کہ سوال کرو کہ کیا کیا بحثین اسلئے باہم
ہوسکتی ہین - مین تمکو فقط اتنی نصیحت کرسکتا ہون کہ ہر ایک امر
بشری پر دوستی کو تم مقدم رکہو اس واسطے کہ کوئی چیز نہین ہے
جو ایسی موافق فطرت ہو یا یہ کہ ایسی مفید دونون حالت ادبار
و اقبال مین ہو -

۱۸ - مگر مین پہلے اس بات کو پاتا ہون کہ دوستی کا ہونا ممکن نہین مگر نیکون مین
لیکن مین جتنا نہین کاٹتا مثل اون لوگون کے جو اس بارہ مین بہت
دقیق بحثین کرتے ہین جو شاید صحیح بہی ہون مگر مفید عام بہت کم
ہوتی ہین اس واسطے کہ کسی کے حقیقۃً نیک ہونے کا وہ انکار
کرتے ہین مگر یہ کہ وہ دانشمند بہی ہو - سچ یون ہی صحیح مگر اس دانشمندی
کی ایسی تعریف وہ کرتے ہین کہ جیسی اب تک کسی بشر نے نہین حاصل کی ہے
اور ہمکو اونہین چیزون پر نظر رکہنا چاہیے جو معمولی طور سے عالم ہستی مین

(۳) یہ مشابہت یعنی جیسا [illegible] نہین سمجھا لینے بہت تحقیق نہین کرتا ۱۲ مترجم

پائی جاتی ہین نہ کہ وہ جو تصور اور تمنا کی جاتی ہین -
کبھی نہین مین کہون گا کہ (فابریکیوس) اور (کوریوس)
اور (طیبرویس) جن کا کہ دانشمند ہونا ہمارے آبا واجداد نے تجویز
کیا ہے یہ اون لوگون کے اندازکے موافق بہی دانشمند تھے:
لہذا اوتہار کہین اپنے پاس دانشمندی کا نام جو پرکینہ اور مبہم ہے
اور مان لین کہ یہ اشخاص مردانِ نیک ہوئے ہین مگر وہ یہ بہی
نکرین گے اور انکار کرین گے نیک ہونے کا مگر اوسکے جو دانشمند ہو
(۱) ایسا جیسا کہ کہتے ہین ع - گنتم اگر بہم نرسد جو غنیمت است پ اوپر
ہمکو عمل کرنا چاہیئے — اور جو اشخاص اپنا برتاؤ ایسا رکہتے ہون
اور اس طرح اپنی زندگی بسر کرتے ہون کہ اونکی ایمانداری و پرہیز
گاری و عدالت و سخاوت کے سب قائل ہون اور اونہین کسی طرح کی نہ
حرص و ہوا نہ فسق و فجور نہ بے باکی و بے حیائی ہو بلکہ کمالِ انضباط
و استقلال ہو جیسے وہ تھے جن کا ابہی مینے نام لیا تو اون مردانِ
نیک کو جیسا کہ مانے گئے مین ویسا ہی سزاوار ہین اس لقب کے
ہمین سمجہنا چاہیئے کہ جہانتک بشر کے امکان مین ہے

(۱) ترجمہ نہین ہم معنی مثل ہے ۱۲ مترجم -

پیروی فطرت کی کرتے ہین جو نیک طریقۂ زندگی کی نہایت اچھی ہادی
ہو۔ اسواسطے کہ مجھکو دکھائی دیتے معلوم ہوتا ہے کہ ہم اسطرح
پیدا ہوئے ہین کہ جسم مین آپہین کچھ اُنس ہے اور زیادہ اوتنا
جتنا کوئی قریب ہو چنانچہ اسی انس مین ہموطن پردیسیون پر
غالب ہین اور اقربا بیگانون پر اسواسطے کہ انکے ساتھ محبت خود
فطرت نے پیدا کر دی ہے ۔

مگر اس مین خوب استحکام نہین ہوتا اسواسطے کہ محبت کو قرابت پر
یہ فوقیت ہے کہ قرابت سے مہربانی کا سلب ہو سکتا ہے اور دوستی
سے نہین ہو سکتا اسواسطے کہ جو مہربانی مسلوب ہوئے تو نام دوستی کا
سلب ہو جاتا ہے اور قرابت کا باقی رہتا ہے۔ پس کتنا زور
محبت کا ہوتا ہے اس بات سے خوب دریافت ہو سکتا ہے کہ وہ علاقہ
انس نوع انسان کا جو خود فطرت مین پیدا ہوا لیا تھا اور ایسی
تنگ جگہ مین آگیا کہ ساری الفت دو یا چند آدمیون مین منحصر ہو گئی۔
مگر دوستی کوئی اور چیز نہین ہے سوائے اسکے کہ سب امور بشری
و ملکوتی مین کمال اتفاق ہوئے مع نیک اندیشی اور الفت کے ہوئے

وہ وابستہ ایسے دوستی ہے بہتر مین نہین جانتا کہ کوئی چیز نعمت
باستثناء دانشمندی کے جو یونانیون نے انسان کو دی ہو۔
بعض لوگ دولت کو ترجیح دیتے ہین بعض صحت نفس کو بعض اقتدار کو
بعض عزت کو اور بعض تعیش کو۔ یہ اخیر تو خاصہ بہائم کا ہے۔ مگر وہ قبل کی
چیزین غیر مستقل و غیر مقرر ہماری فکر و تدبیر سے چندان حاصل
نہین ہوتی ہین جتنا کہ بخت و اتفاق سے۔ مگر وہ لوگ بہت عمدہ
بات کرتے ہین جو نیکی کو سعادت کبریٰ سمجھتے ہین۔
لیکن اسی نیکی سے دوستی پیدا ہوتی ہے اور ثابت بھی
رہتی ہے کہ بے نیکی کے دوستی کسی صورت سے ہو ہی نہین سکتی۔
۱۰ — اب نیکی کی تفسیر ہمارے طرز گفتگو کے دار سے لگتی ہوئی
ہمین کرنا چاہیے نہ کہ ہم تحدید اوسکی شاندار الفاظ سے مثل بعض
علم کے کرین اور مردان نیک اونکو ہمین شمار کرنا چاہیے جن کو
لوگ نیک مانتے ہین جیسے (پولوس‌ٹیٹس) کو اور (کاتون) کو اور (کلوس)
کو اور (اسکیپوزن) کو اور (پھیلوسون) کو اس
عالم مین ان لوگون کا پایا جانا غنیمت ہے اور

سلہ یہ ہندی کی جمعیت مین یعنی ان ایتاس کے سب لوگ ۱۲ مترجم

دیسی آدمیون سے قطع نظر کرنا چاہیے جنکا بالکل کہین وجود ہی نہین ہے

۲۲ پس اب چاہیے اگر ہمین دوستی ہو سکے استنے مناسبات پائے جاتے ہین کہ مین اون کا حصر مشکل سے کرسکتا ہون - اولاً کیسے سکے وہ زندگانی قابل جینے کے بقول (اینوس) ہو سکتی ہے!

جسمین ہمین دوست کی نیک اندیشی پر اطمینان نہ ہووے -

اس سے عمدہ کون بات ہے کہ تو ایسا شخص رکہتا ہو جسکے ساتھ تو ایسی بے تکلفی سے سب باتین کرسکتا ہو جیسے خود اپنے ساتھ - کون ایسا بڑا مزہ اقبال مندی کا ہے سوائے اسکے کہ ایسی دوست کا ملنا جو تیری دولت سے مثل تیرے خوش ہو - مگر ادبار کا تحمل تو بے ایسے شخص کے جو تیرے مصائب کو تجھسے زیادہ گران سمجھے سخت مشکل ہے - ثانیاً اور چیزین جو طلب کی جاتی ہین انمین سے ہر ایک اکثر ایکہی امر کے لئے مناسب ہوتی ہے -

مال تاکہ تو اپنے مصرف مین لاوے -

ثروت تاکہ لوگ تجھسے مطیع ہون -

عزت تاکہ لوگ تیرے تعظیم و توقیر کرین -

عیش و عشرت تاکہ تو محظوظ ہوئے ۔
صحت تاکہ الم سے تو محفوظ رہے اور افعال جسمانی بجا لاوے ۔
مگر دوستی فوائد کثیرہ پر شامل ہے ۔
جدھر جدھر تو اپنا رخ کرتا ہے وہ حاضر ہوتی ہے ۔
کسی مقام سے خارج نہیں ہوتی ۔ کبھی بیوقت نہیں ہوتی
کبھی موذی نہیں ہوتی ۔
پس آگ پانی جیسا کہتے ہیں اتنی جگہہ ہمارے کام نہیں آتا
جتنی جگہہ کہ دوستی ۔ میں تو بیان عامیانہ اور رسمی دوستی کا
نہیں کرتا اگرچہ اس سے بھی خوشی حاصل ہوتی ہے اور فائدہ
پہونچتا ہے بلکہ اوس سچی اور پکی دوستی کا بیان کرتا ہوں جو
کہ ان چند شخصوں میں تھی جن کا نام لیا جاتا ہے ۔
اسواسطے کہ دوستی اقبالمندی کے تجمل و احتشام کو زائد سوا
بخشتی ہے اور مصیبت اور نکبت میں شریک ہو کے اوسے خفیف کرتی ہے
۲۳ ۔ یہان دوستی فوائد عظیمہ و متکاثرہ پر مشتمل ہے وہان اوسمیں
ایک یہ بھی فائدہ ہے جو کیا عجب اور سب فوائد پر فوقیت رکھتا ہو

ما بعد کی امید کو روشن کر دیتی ہے اور دلون کو ضعیف ہونے اور گرنے نہین دیتی۔

اسواسطے کہ جو دوست اپنے سچے دوست کو اوس نظر سے دیکھیگا جس نظر سے کوئی اپنے نفس کو دیکھتا ہے۔

لہذا دوستی سے غائب حاضر ہو جاتے ہین اور محتاج غنی ہو جاتے ہین اور ضعیف قوی ہو جاتے ہین اور مشکل کہنے مین یہ ہے کہ مردے زندہ ہو جاتے ہین کہ اتنا انکے پاس اپنے دوستونکی عزت کا اور یادگاری کا اور خیال اون کے فقدان کا بعد اونکے رہتا ہے پس انکی موت سعید معلوم ہوتی ہے اور انکی زندگانی قابل تعریف۔

اور اگر تو فطرت اشیا سے نیک اندیشی کے میل کو خارج کرے تو نہ کوئی خاندان قائم اور نہ کوئی شہر ثابت رہ سکیگا بلکہ کاشتکاری تک نہ باقی رہے گی۔

اگر یہ خوب سمجھ مین نہ آوے کہ کس قدر زور دوستی اور اتفاق کا ہوتا ہے تو اختلاف اور تنازع سے سمجھا جا سکتا ہے کہ کون خاندان دیا مستحکم اور کون سلطنت ایسی مضبوط ہے۔

جو تا ہے اور جدائی سے درہم و برہم نہ ہوسکتی ہو پس اس سے
کس قدر کی خوبی محبت کی ہے دریافت ہوسکتا ہے۔
۳۲- کسی عالم (اگزگنیلینی) کو کہتے ہین کہ اسنے بطور الہام
یونانی مین نظم کیا تہا کہ جو جو چیزین فطرت مین ہین اور جو جو تمام عالم مین
ساکن خواہ متحرک ہین یہ سب محبت سے مجتمع ہوتے ہین اور نزاع سے
منتشر ہوتی ہین۔
اور یہ بات ایسی ہے جس کو تمام بشر جانتے ہین اور واقعی پاتے ہین
کیونکہ اگر کبہی کوئی کام دوست کا ہوا کہ خود مصیبت اوٹہانا یا اوسمین
شریک ہونا پڑا تو کون ہے جو اس امر کا کمال تعریف و توصیف سے
ذکر نکرے گا۔
کئی ون ہوئے کہ سارے ناچ گھر مین میرے دوست اور میزبان (پاکوویس)
کے نئے قصے پر کیا شور مچا تہا جبکہ بادشاہ کے سامنے جو نہ جانتا تہا کہ کون
انمین سے (اورسٹیس) تہا (پیلادس) کہتا تہا کہ مین (اورسٹیس)
ہون تاکہ بچائے اوسکے قتل کیا جاوے اور خود (اورسٹیس)
اصرار کرتا تہا کہ مین ہون۔

اس بناوٹ کی بات پر لوگ کہڑے ہو ہو کے تعریفین کرتے تہے پس کیا ہم
سمجہتے ہین وہ اصلی بات پر کرتے ـ

فطرت اپنا زور خوب دکہاتی ہی جبکہ لوگ غیر سے اوس بات کا ہونا
صحیح طور سے پسند کرتے تہے جو خود نہ کر سکتے تہے ـ

پس یہانتک مجہے معلوم ہوتا ہے کہ جو دربارہ دوستی کے میری رائے
ہے مین بیان کر سکا ـ علاوہ اسکے جو باتین ہین اور مین سمجہتا ہون
کہ بہت ہین اگر تم کو مناسب معلوم ہو تو اونسے پوچہو جو اسطرحکے
مباحثے کیا کرتے ہین ـ

۲۵ ـ (فینیوس) ہم تو اور کسی سے نہین بلکہ تجہی سے پوچہینگے
اگرچہ مینے اون لوگونسے بہی اکثر سوال کئے ہین اور جواب بہی
بخوشی سنے ہین لیکن سلسلہ تیری تقریر کا کچہہ اور ہی ہے ـ

(اسکیولا) تب تو اے (فینیوس) خوب اس بات کو کہہ سکتا
اگر تو (اسکیپیون) کے باغ مین حاضر ہوتا جبکہ دربارہ دولت جمہوریہ
گفتگو ہوتی تہی کیا مقابلہ مین تقریر مسلم شدہ (پہیلوس)
کے یہہ انصاف کا حامی ہوا تہا ـ

(نیفنوس) - البتہ یہ بات آسان تھی منفعت شخص کو انصاف کی بحث کرنا

(اسکیولا) - کیا دوستی کا بیان اوسکو سہل نہین ہے جس نے

سب سے بڑی شان و شوکت اس وجہ سے حاصل کی ہو کہ دوستی کو

بڑی ایماندارے، و استقلال و انصاف سے نباہا۔

۲۶ - (لیلیوس) - یہ تو زور ڈالنا ہے - نہین تو اوراس

سوال کا کیا مطلب ہے جس سے تم مجبور کرنا چاہتے ہو - مجبور تو

بیشک تم مجھے کرتے ہو - اسواسطے کہ داماد ون کی خواہش کا

نہ پورا کرنا علے الخصوص اچھی بات مین مشکل بھی ہے اور بیشک خلاف

انصاف بھی ہے - پس اکثر جب مین دربارۂ دوستی خیال کرتا ہون

تو مجھے یہ بات سب سے زیادہ غور کے قابل نظر آتی ہے کہ آیا دوستی

بسبب ضعف و بے مایگی کے طلب کیجاتی ہے تاکہ دینے اور لینے

کی مدد سے جو کچھ کوئی کم کرسکتا ہو وہ دوسرے سے لیوے

اور جب دوسرے کی باری ہو اوس کو دیدیوے اور یا یہ کہ

یہ سب صرف خاصہ اور راشد دوستی کا ہے اور اصل اسکا سبب

کچھ اور ہی شئے ہوتی ہے جو ان چیزون سے عمدہ تر اور سابق تر ہے

اور دوستی خود فطرت سے پیدا ہوتی ہے۔

اسواسطے کہ محب جس سے کہ محبت مشتق ہوئی ہے وہ باہم نیک اندیشی کا ارتباط حاصل کرنیکے لئے اصل ہوتا ہے اور یون کام تو اکثر اوسکی ہی نکل جاتے ہین جو دوستی کے بہانے سے زمانہ سازی کرکے اطاعت کئے جاتے ہین مگر دوستی مین نہ کچھہ بناوٹ اور نہ کچھہ بہانہ ہوتا اور جو کچھہ ہوتا ہے وہ سچ اور از تہہ دل ہوتا ہے۔

۲۷- پس دوستی مجکو معلوم ہوتا ہے کہ فطرت سے پیدا ہوتی ہے نہ احتیاج سے اور زیادہ تر دل کو لگانے سے مع شعور محبت کے نہ کہ اس خیال سے کہ کتنے فائدے اس بات سے حاصل ہوینگے۔

اور یہ کہ یہ امر البتہ یوہین ہے جیسے بہائم مین بہی دیکھا جاسکتا ہے جو اپنے بچونکو اور یہ اونکو ایک زمانہ تک ایسا چاہتے ہین کہ صاف اونکا شعور محبت اوس سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور یہی امر انسان مین بہی زیادہ تر واضح ہے اولا اوس محبت سے جو اولاد اور والدین مین ہوتی ہے جس کا توڑنا بے اسکے کہ کوئی ایسی ہی خطائے عظیم سرزد ہو محال ہے۔ ثانیا چونکہ کچھہ ایسا ہی شعور محبت کا ہم مین پیدا ہوجاتا ہے

جب کبھی ہمنے کسی ایسے شخص کو پایا جس سے کہ اخلاق اور طبیعت میں
ہمین اتفاق ہے کیونکہ ہمکو معلوم ہوتا ہے جیسے کہ ہم ایک قسم کی
۲۸ — روشنی کر خوبی اور نیکی کی اوسمین دیکھتے ہین — اسواسطے
نیکی سے زیادہ کوئی چیز قابل محبت کے نہین ہے اور نہ کوئی
چیز زیادہ تر الفت کی طرف گرویدہ کرتی ہے — چنانچہ اس
نیکی اور خوبی کے سبب سے اونسے بھی جنکو کبھی نہین ہمنے دیکھا
ہم کو ایک طرح کی دل بستگی ہوجاتی ہے — کون ہے جو (فابریکیا)
اور (کوریوس) کی یادآوری بے کسی طرحکی الفت اور خیرات
کے کرے جنکو اسنے کبھی دیکھا ہی نہ ہو —
کون ہے جو (طارقینوس متکبر) اور کون ہے جو (کیسیوس)
(میلیوس) سے نفرت نہ کرے — ہمسے دو سردار (پیرہوس)
(ہینیبال) سے دربارہ سلطنت ایطالیہ جنگ و جدال ہوئی —
ایک کو بسبب اوسکی خوبی کے ہم بہت بیگانہ نہین سمجھتے ہین اور
دوسرے سے بسبب اوسکے ظلم کے ہمیشہ یہ ملک نفرت کرتا رہیگا
۲۹ — پس اگر خوبی کا اتنا زور ہے کہ اوسکو ہم اون لوگوں مین بھی

پسند کرنے مین جنکو ہمنے کبہی نہین دیکہا بلکہ زیادہ تر یہ ہے کہ دشمن
مین بہی تو کیا تعجب ہی جو انسانونکے دل حرکت مین آئین جب
اون لوگون کی خوبی اور نیکی کو دیکہین جنسے وہ کاروبار مین
شرکت کر سکتے ہین ۔ بلکہ دوسرے کے احسان کرنیسے اور اوسکی
دلسوزی دیکہنے سے اور آپسمین رسم ہو جانے سے محبت مستحکم ہو جاتی ؟
جب ان باتون کا اضافہ اوس پہلی دلی محبت کی حرکت پر
ہو تو کچہ عجب مقدار التفات کی بڑہنے لگتی ہے اور جو اسکو
ایسا کرتے ہین کہ اپنے ناقابل ہونیکے سبب سے طلب کیجاتی ہے
یعنی جس چیز کی احتیاج ہو وہ دوسرے سے لیوین تو ٹہیک وہ
اس دوستی کو بہت ذلیل اور کم ذات والی اگر یون کہون کردیتے
وہ اوس کا بے نوائی اور احتیاج سے پیدا ہونا سمجہتے ہین اور
اگر یہ بات یون ہوتی تو جو کوئی کہ کم اپنے مین قدرت سمجہتا ویسا ہی
دوستی کیطرف زیادہ مائل ہوتا حالانکہ امر اسکے بالکل برعکس ہے
۳۰۔ اسواسطے کہ جو شخص اپنے اوپر زیادہ بہروسا رکہتا ہی
اور جتنا کہ نیکی اور دانائی سے آراستہ ہوتا ہی اور جتنا اوس کو

کہ اپنے کاموں میں کسی دوسرے کی احتیاج ہوتی ہے اتنا ہی زیادہ وہ دوستی کی طلب کرتا ہے اور اوسکے بڑھانے کی زیادہ فکر رکھتا ہے بہلا کیا (افریقانی) کی میری طرف احتیاج تہی واقعہ کچھہ نہیں اور مجھکو بہی اوسکی طرف نہیں ضرورت تہی ہاں میں اوسکی خوبیاں دیکھہ کے اوسپہ فریفتہ اور وہ کچھہ اپنی رائے میرے اخلاق کے بارہ میں خیال کرکے مجھسے دل بستہ ہوا ہے رسم و راہ سے خیر اندیشی بڑہی اور جو کچھہ بڑے بڑے کام بعد اوسکے نکلے اونکی لحاظ سے ہرگز یہ دل بستگی نہیں واقع ہوئی تہی۔

۳۱ - اس واسطے کہ ہم محسن اور کریم ہیں پس جیسا کہ ہم دیکھے شکریہ طلب نہیں کرتے یعنی احسان کو سودی نہیں چلاتے ہیں بلکہ فطرۃً احسان کی طرف مائل ہیں ویسا ہی دوستی کو نہ اس سبب سے کہ جلب منفعت اس سے منظور ہو بلکہ اس لئے کہ کل ثمرہ اس محبت کا خود ہی محبت ہو قابل حاصل کرنیکے سمجھتے ہیں۔

۳۲ - مگر وہ جو بہائم کیطرح آسایش جسمانی کو ہر امر میں مطمح نظر اپنا رکھتے ہیں بالکل اور طرح سمجھتے ہیں اور یہ سمجھنا اونکا عجب

نہیں ہو اسواسطے کہ وُہ نہ کوئی چیز ذاتی اور نہ کوئی چیز جلیل یا ملکوتی معائنہ کر سکتے ہین بلکہ
کل اُنکی خیالات ایسے سمجھنا یسیر بتبدل ہوجاتے ہین لہذا ہمین البتہ مناسب ہے کہ
انکو اس ذکر سے خارج کرین اور ہم خود سمجھین کہ فطرت سے شعور دل بستگی کا
اور — خیال نیک اندیشی کا پیدا ہوتا ہی جبکہ ادراک پسندیدگی کا ہو تو اور
جبکہ یہ حاصل ہوگیا تو وُہ زیادہ تر نزدیکی چاہتے ہین اور اپنے
تئین اس مین مشغول رکھتے ہین کہ مخالطت و حسن اخلاق سے اُنکے
جنکی الفت شروع ہوئی ہے خورسند ہون اور محبت مین دونون جھگڑ
اور برابر ہون اور زیادہ تر مائل رہتے ہین اس امر پر کہ سزاوار
دوسرے سی خیر کے ہون نہ کہ طلب گار اور اس امر شریف مین
سبقت کرنے پر آپسمین چشمک رہتی ہی پس اب کام بہی دوستی
سے بہت بڑے بڑے نکلین گے اور مبدا بہی اس کا فطرت سے
نہ کہ ناتوانی سے ہوگا اور زیادہ تر بہاری اور سچا ہوگا۔
کیونکہ اگر کام کی غرض سے دوستون کو ملایا ہوتا تو جب غرض
نکل جاتی دوستی بہی نہ رہتی۔ مگر چونکہ فطرت بدل نہین سکتی ہے
اسلیئے دوستیان ابدی ہوتی ہین ۔ اب ہم مبدء دوستی کر

دیکھتے ہو مگر یہ کہ شاید تم اس پر بھی اضافہ چاہتے ہو

(فیمبوس) - تو تو (لیلیوس) کہے جا یہ جو سن مین چھوٹا ہے

مین خود اس کی طرف سے بھی تجھے کہتا ہون -

(اسکیوولا) ٹھیک کہا تو نے - تو اب سننے دے ہمین -

۲۲ - (لیلیوس) اچھا تو اچھی جو اونچ نیچ مجھہ مین اور (اسکیپیون) مین
در بارۂ دوستی مباحثہ ہوا کرتا تہا کہ دوستی کے آخر عمر تک
برابر باقی رہنے سے زیادہ کوئی چیز مشکل نہین ہے کیونکہ اکثر اتفاقا
سے ایسا واقع ہوتا ہی کہ ایک ہی شے بعینہ دونون کو مناسب نہ ہوسکے
یا یہ کہ ایک ہی بعینہ رائے مین دونون کی دربارۂ دولت جمہوریہ
نہ ملسکے - اور یہ بھی کہتا تہا کہ اکثر اخلاق و عادت آدمیون کے
بدل جاتے ہین کبھی نکبت مین مبتلا ہونے سے کبھی سن کے دراز ہونے
اور ان امور کی تمثیل مین بسبب مشابہت کے وہ ابتدائے عمر
دلاتا تہا -

۲۳ - کہ بڑی بڑی محبتین لڑکون کی اکثر اونکے کرتون کے ساتھ چھوٹ
جاتی ہین ورنہ اگر شباب تک پہنچین بھی تو بعد اوسکے جھگڑے

تاہل کے یا کسی ایسے نفع کے جو دو شخصون کو بہم حاصل نہین ہو سکتا
ٹوٹ جاتی ہین اور اگر اس سے بھی زیادہ وہ دوستی پر ثابت قدم
رہے تو بھی اکثر دوستی سست ہو جاتی ہے اگر انہین دربارہ طلب
اعزاز مقابلہ آپڑا اس لئے کہ دوستی کے لئے اس سے بڑی کوئی
آفت نہین ہے اکثرون مین دولت کی حرص ہونا اور اچھون کے
درمیان جاہ و جلال کے لئے مقابلہ ہونا کہ اس سے بڑی بڑی دشمنیان
درمیان نہایت بڑے بڑے دوستون کے واقع ہو گئی ہین
٣٥ - بڑے ملال اور اکثر بجا بھی پیدا ہوتے ہین جبکہ دوستون سے
ایسی کوئی چیز طلب کیجاوے جس کا کرنا درست نہین ہے اسطرح
کہ بدکرداری مین معین یا ظلم مین شریک اون کو ہونا پڑتا ہو -
اس سے جنہون نے انکار کیا اگرچہ انہون نے اچھا کیا مگر اونکے
نزدیک جنکی انہون نے متابعت نہ اختیار کی قاعدہ دوستی
کا توڑ ڈالا - مگر جن لوگون نے قصد کرکے کوئی سی چیز دوست سے
طلب کی تو صرف یہ طلب اونکی دلیل اونکے اعتراف کرنے
کی ہے کہ وہ اپنے دوست کے لئے ہر ایک امر کے کرنے پر تیار ہین

اپنے آپس کے جھگڑون سے نہ صرف قدیم رو ابط و اخلاص باطل
ہوجاتے ہین بلکہ اکثر عداوت و بدی پیدا ہوجاتی ہے یہ خرابیان
باین کثرت مثل آفات سماوی کے واقع ہوتا اون کا دوستی میز
ایسا مترقب ہی کہ احتراز اوسے مجھکو معلوم ہوتا ہی کہ نہ کام صرف
دانشمندی کا ہی بلکہ بخت بہی اچھا ہونا چاہئے ۔

۳۶ - پس اگر تمہارا جی چاہتا ہو تو پہلے یہ دیکہین کہ کہان تک دوستو نمین محبت باقی رہنی چاہئے ۔ اگر (کوریولانوس) کے دوست ہوتے تو آیا اون کو وطن پر تلوار کہینچنا (کوریولانوس) کے ساتہ لازم تہا - اور آیا (وسکلیوس) طالب سلطنت کی یا (میلیوس) کی مدد کرنا اون کے دوستو نپر واجب تہا

۳۷ - البتہ ہم دیکھتے تہے کہ (اگر خوس) جبکہ دولت جمہوریہ مین خلل انداز تہا تو اسکو (طوبردن) اور مثل اسکے اوسکے دوستون نے چہوڑ دیا تہا - مگر (بلوسیوس کو مازس) جو لے (اسکیوولا) تیرے خاندان مین اسکے مہمان ہوا کرتا تہا جب میرے سامنے عذر خواہی کو آیا کہ مین زمان حکومت (لنیاطا) و (روپلیوس

مین کچہری مین اجلاس کرتا تہا اور یہ وجہ تہا کہ مین اوسکو معاف
کرون پیش کی کہ (دگر خوس) کا اوسکے نزدیک ایسا مرتبہ تہا کہ
جو کچھ وہ کہتا تہا اوس کا بجا لانا اوسکو اپنے اوپر فرض معلوم ہوتا تہا
تب مینے کہا کہ اگر وہ تجہسے قلعہ مین آگ لگانے کو کہتا تو بہی؟۔ اوسنے کہا کہ
اوسنے مجہسے یہ کبہی نہین کہا مینے کہا جو وہ کہتا تو اوسنے کہا کہ مین بجا لاتا
دیکہتے ہو تم کیسا شنیع کلام ہے واسطے ایسا ہی اوسنے کیا بلکہ جتنا کہتا تہا
اوس سے بہی زیادہ کیا۔ اسواسطے کہ نافرمانی مین (گزوخوس)
کا نہین تابع بلکہ سابق اوسپر ہوا برافروختگی مین نہ اوس کا شریک بلکہ مقدم
اپنے تئین کر دکہایا چنانچہ اسنے خطا کی جو ابد ہی سے دہشت کہا کے
اپنے جنون مین (ایشیا) کو بہاگ گیے اور دشمنون پاس جاکے دولت
جمہوریہ سے مخالفت کیلئے قرار واقعی سنگین سزا پائی پس بدکاری
کے لئے یہ ہرگز عذر نہین چل سکتا ہر گز دوست کے واسطے تو نے خطا کی
اسواسطے کہ جب باعث دوستی کا دوست کی نیکی کا خیال ہوا تو دوستی کا
باقی رہنا مشکل ہے اگر تو نیکی سے منحرف ہوا۔
۳۸ - اور ہم تو دوستون کو دیدینا جو کچھ وہ چاہین اور اون سے

مانگ لینا جو کچھہ چاہین درست قرار دیتے اور ہم پورے دانا ہوتے
انسان مین شایبۂ برائی کا نہ ہوتا مگر ہم گفتگو انہین دوستون کی
کرتے ہین جو آنکھون کے سامنے ہین یا جن کا تذکرہ ہمیشہ سنا ہے اور جو
ایسی لوگون مین محسوب ہین انہین لوگون مین سے نظیر لینا چاہیے
بالخصوص اونکی انہین سے جو دانائی کے بہت قریب پہونچے ہین -

۳۹ ہم دیکھتے ہین (اسیلیوس) کو کہ (لوسکینوس) کا ہالا دوست تہا یونہین
آباو اجداد سے دشنا بیدہ دونون دفعہ ساتہ حاکم ہوا در منصب قضا مین ساتہ رہے پہر اونکو اور (کوریوس)
اور (کورونکانیوس) سے اور انہین آپسمین نہایت ارتباط ہونا
سلف سے یاد چلا آتا ہے پس ہم شبہہ بہی اس کا نہین کرسکتے ہین کہ کسی نے
انہین سے اپنے دوست سے کسی ایسی چیز کا مطالبہ کیا ہو جو خلاف ایمان کے
یا خلاف قسم کے یا خلاف دولت جمہوریہ کے ہتی اسلئے کہ ایسے اشخاص
کی نسبت ایسے کہنے سے کیا حاصل ہوگا کہ اگر کسی نے انہین سے مطالبہ کیا
بہی ہوتا تو اوسکو مطلوب اپنا حاصل نہ ہوتا چونکہ یہ نہایت متبرک
اشخاص تہے اور ایسی کسی چیز کا طلب کرنا یا حسب الطلب کسی کے خود کرنا
دونون برابر ناروا سمجہتے مگر البتہ (طیبریوس گراخوس) کی بابت

(کاربون) اور (کالبون) کرتے تھے اور اس کا بھائی (کا یبر گوس)
جب تو نہین البتہ مگر اب نہایت چستی سے کرتا ہے۔
۴۰۔ پس یہ ضابطہ دوستی کا مسلم رکھنا چاہیئے کہ نہ تو ہم جو چیز قبیح ہی
اوسکی درخواست کرین اور نہ درخواست کئے جانے سے خود مرتکب ہون
اسواسطے کہ یہ عذر قبیح ہے اور قابل قبول نہین ہے جیسا اور خطاؤن کے
بارے مین ویسا ہی اس بارے مین کہ کوئی اعتراف کرے اس بات کا
کہ اوسنے اپنے دوست کی خاطر سے خلاف دولت جمہوریہ کے کیا۔
اور اسواسطے بھی اے (فینیوس) اور (اسکیوولا) کہ ہم
اب ایسی حالت پر پہونچے ہین کہ ہم کو دولت جمہوریہ کی آیندہ
آفات کا جہت قبل سے خیال کرنا واجب آپڑا ہے اسواسطے کہ
عادت بزرگون کی اب ایک ذرہ سی اپنی راہ و انداز سے خارج ہوگئی
(طیبیریوس گرخوس) نے بادشاہی سے لینے کی کوشش کی بلکہ کئی مہینے
بادشاہی ہی کی۔
۴۱۔ بھلا ایسی کوئی بات است (رومانی) نے کبھی پہلے دیکھی یا سنی
تھی متابعت سے اوسکے بعد موت کے بھی جو اوسکے دوستون اور عزیزون

نے (پولیوں پکیوں) کے ساتھ کیا اور مین سے چشم پر ایک کہہ نہین سکتا ہون
اسواسطے کہ (کاہون) کی توجسطرح ہمین تن پڑا (طلیبر یوس گراخوس
با عقل سزا دینے کے لیئے ہمنے مدد کی لیکن (کایوس گر خوس) کی
سرداری سے جو مین اندیشہ کرتا ہون اوسکی پیش گوئی کرنے کو میرا جی نہین
چاہتا ہے پس ایک بات ایسی ہوتی چلی ہے کہ جو ایک دفعہ چل نکلے تو پہر
بہت جلد خرابی تک پہونچے گی — تم دیکھتے ہو پہلے سے کتنی بڑی غلطی بہت
مین واقع ہوئی ہے اولاً تو قانون (کامین) سے پہر دو برس بعد قانون
(کاسی) نے گویا مین ابہی سے دیکہتا معلوم ہوتا ہون کہ لوگ انجمن شوخ
ست جدا ہوگئے ہین اور عوام کی رائے سے امور عظیم کیئے جاتے ہین اسواسطے
اکثر آدمی سیکہین گے کہ کس طور پر یہ باتین کیجاتی ہین اور کم سیکہین گے
کہ کس طور سے انکا دفعیہ ہو سکتا ہی —

۴۴ — کس غرض سے یہ سب ذکر ہوا اس غرض سے کہ مدون شریکون کے
کوئی شخص اسطرح کی کسی بات پر مستعد نہین ہوسکتا لہذا اچہے لوگونپر تاکید کرنی
چاہیئے کہ اگر وہ اس قسم کی دوستی مین اتفاقاً نا دانستہ پڑین تو اپنے تئین
ایسا مجبور نہ سمجہین کہ اون دوستون سے جدا نہ ہون جو امر مملکت مین خلل انداز

ہین - بلکہ بدکارونکے لئے سزا مقرر کرنا چاہیئے نہ کم اون لوگون کے لئے جنہون نے دوسرے کی پیروی کی اونسے کہ خود بغاوت کے سرغنا ہوئے کون شخص (ذمسطوکلیس) سے زیادہ صاحب شان (یونان) مین ہوا اور کون اس سے زیادہ صاحب قدر تہا جسنے جب جنگ (فارس) مین سالار بنکے (یونان) کو غلامی سے نجات دی اور بہ سبب حسد کے جلاوطن کیا گیا تو ظلم اپنے ناسپاس اہل وطن کے اس نے تحمل نہ کیا حالانکہ اسکو کرنا چاہیئے تہا - اور وہی کیا جو بیس برس قبل ہمارے یہان (کوریولانس) نے کیا تہا ان دونون کا کوئی مددگار نہ ملا پس دونون نے خود کشی کی -

۴۳ - لہذا بدکارون کی ایسی سازش کو نہ صرف ایذا دہی پوشیدہ کرنا چاہیئے بلکہ بہتر یہ ہے کہ ہر طرح کی عقوبت سے اسکی اصلاح کرین تاکہ کوئی شخص اپنے تئین دوست کے تابع ہونے کا اوس حالت مین بہی مجاز نہ سمجھے جبکہ یہ وطن پر جنگ آوری کرتا ہو - کبہی نہ کبہی نہ معلوم کیا ہونے والا ہے کہ ایک بات تو ہونا شروع

ہو گئی ہے جبکہ تو کم فکر اسکی نہین ہے کہ میرے مرنیکے بعد دولت جمع چھوڑ
جائیگی کیا حال ہو گا اس سے کہ آج اوس کا کیا حال ہے۔

۴۴ - پس پہلا ضابطہ دوستی کا یہ مسلم رکہنا چاہیئے کہ ہم دوستون
نیک ہی امور کی طلب کرین اور دوستون کے لئے نیک ہی امر بجا لائین
اور انتظار اس کا نہ کرین کہ وہ ہمسے طلب کرین اور سدا اوس پر مستعد
و آمادہ رہین تعویق کبھی نہ ہو بلکہ آزادانہ مشورہ دینے سے بہی ہم خوب
خوش ہوں اور چاہیئے کہ وقعت نیک صلاح دینے والے دوستونکی
زیادہ تر دوستی کی بنا پر قایم ہو اور اُنکو نہ صرف صاف صاف کہنے مین بلکہ سختی کو
نصیحت کرنے مین بھی اگر مقتضائے مقام ہو کام مین لاوین اور جب
ایسی طرح سے کچھ کہا جائے تو مانین۔

۴۵ - بعض اشخاص کو جیکہ مین سُنتا ہون (یونان) مین دانا کہلاتے تھے
کچھ عجب باتین مین سمجھتا ہون پسند آئی تہین بلکہ کوئی چیز ویسی نہین ہے
جسمین وہ اپنی تربہات کو دخل نہ دیتے ہون منجملہ اون کے یہ ہین کہ زیادہ
دوستون سے بچنا چاہیئے سا وا ایک شخص کو کئی شخصون کے لئے
متردد ہونا ہو ہر ایک شخص کو اپنے ہی امور کافی بلکہ زائد ہین

زائد زیورون مین پہننا باعث تکلیف ہے - نہایت مفید یہ ہے کہ جسقدر
ہوسکے دوستی کی باگین لمبی ہون جنکو جب چاہو تم کھینچ لو جب چاہو ڈھیلا
کردو خوشی سے زندگانی بسر کرنے کے لئے اصل بے فکری ہے جو دل کو
حاصل نہین ہوسکتی اگر ایک شخص کو کئی شخص گویا پالنا پڑین

۴۶ - مگر لوگ کہتے ہین کہ اورون نے اس سے بہی زیادہ خلاف
انسانیت باتین کی ہین اور مین بہی قبل ازین اسی طرح کا ذکر مختصر طور سے
لکہچکا ہون کہ حمایت اور اعانت کے لئے نہ کہ مہربانی اور الفت کے
سبب سے دوستی کو طلب کرنا چاہئے پس جتنا کہ کوئی بہت ہی کم مضبوطی
اور بہت ہی کم قوت رکہتا ہو اوتنا ہی زیادہ تر وہ طلبگار دوستی کا
ہوگا - اور اس سے یہ نکلا کہ عورتین بیچاریان دوستی کی حمایت کی
زیادہ تر طلبگار ہوتی ہین بہ نسبت مردون کے اور مفلس بہ نسبت
مالدارون کے اور بد نصیب بہ نسبت خوش نصیبون کے -

۴۷ - واہ ری دانائی اسواسطے کہ آفتاب کو عالم مین سے لیلیتے
معلوم ہوتے ہین جو دوستی کو آدمیون سے لیلیتے ہین حالانکہ
اس سے خوشتر کوئی چیز ہمنے دیوتاؤن سے نہین پائی ہے - اسواسطے کہ

دہ آپکی بے فکری کیا ہے۔ ظاہر مین تو البتہ بھلی معلوم ہوتی ہے مگر
نفس الامر مین اکثر مقامات پر قابل ترک کرنیکی ہے۔ اسواسطے کہ
کسی امر نیک کو ہباداکہ تجھکو تردد کرنا پڑے نہ اختیار کرنا یا اختیار
کئے ہوئے کو نہ تمام کرنا مناسب نہین ہے اور اگر فکر ہی سے ہم بھاگے
تو نیکی سے بھی ہمکو بھاگنا چاہئے کہ نیک ہونے مین بھی تو اسکے مخالف
امور سے جیساکہ سعادت مند ہونے مین شرارت سے اور پرہیزگار
ہونے مین عیاشی سے اور مضبوط ہونے مین سستی سے احتراز اور
نفرت کرنا ضرور کچھہ نہ کچھہ فکر کے ساتھ ہوتا ہے۔ چنانچہ تو دیکھہ سکتا ہے
کہ راست بازون کو ناراست باتونسے اور بہادرون کو بودے پن کی
باتونسے اور باحیا دن کو بے حیائی کی باتونسے نہایت رنج ہوتا ہے
تو اچھی باتونسے خوش ہونا اور مخالف باتونسے رنج پانا خاصیت نفس
صحیح القوی کی ہے۔

۴۸۔ پس اگر مرد دانا کو تکلیف اوٹھانا پڑتی ہے اور البتہ پڑتی ہے
مگر یہ کہ اسکے نفس سے بشریت کا استیصال ہونا ہم سمجہین تو کیا وجہ ہے
کہ دوستی کو بالکل آدمیون مین سے ہمین ستے لینا چاہئے مباداکہ وس

ہم کو کوئی زحمت کرنا ہو ۔ اسواسطے کہ جب حرکت کو نفس سے سلب کر لیا تو
پھر فرق کیا رہا انسان نہیں اور مین نہین کہتا کہ یا تم مین بلکہ انسان اُسیہ
پتھر یا لکڑی یا اور اسی قسم کی چیز ہین ۔ اور اونکی بھی بات نہ سننا چاہیے
جو نیکی کو سخت جیسے کوئی لوہے کی چیز ہو سمجھتے ہین حالانکہ وہ جہان اور
چیزون کے سبب ۔ یہ رہان دوستی کے سبب سے بھی ملایم اور نرم
ہوتی ہے کہ بھلائی سے دوست کی گریا ضبط اور برائی سے منقبض ہو
جاتی ہے ۔ لہذا زحمت جو اکثر دوست کے لئے اوٹھانا پڑتی ہے
وہ ایسی توی نہین ہے کہ اوسکے سبب دوستی کو آدمیون مین سے
لے لینا چاہیے ۔ زیادہ ترین نیست کہ جسطرح نیکی نیکون کو اس سبب سے
کہ کچھ زحمت اوسکا کرنا پڑتی ہے چھوڑنا نہین چاہیے ۔
۹۴ ۔ مگر چونکہ دوستی کو جذب کرتی ہے جیسا کہ اوپر میںنے کہا جو
کوئی علامت نیکی کی پیچکے جسکی طرف ویسا ہی نفس اپنے تئین لگانا اور
ملانا چاہتا ہے پس جب اس امر کا اتفاق ہو تا ہو محبت کا پیدا ہونا ضرور
ہو جاتا ہے ۔ اسواسطے کہ کون امر ایسا مہمل ہے جیسا کہ خوش ہونا
بہت سی واہیات چیزون سے عزت سرشانے عمامت سر لباس

دآرایش بدنے کر نفس جو نیکی سے متصف ہی اور محبت کر بہی سکتا ہی
اور پہیر بہی سکتا ہی اگر یون کہین اوس سے فدہ بہی نہ خوش ہونا —
اسواسطے کہ کوئی چیز مہربانی سکے صلہ سی اور خدمات و توجہات کے معاوضہ
سے زیادہ فرحت انگیز نہین ہے -

(۵۰) اور اگر ہم یہان وہ امر اضافہ کرین جو صحیح طور سے اضافہ ہو سکتا ہی
بکہ کوئی چیز ایسی نہین ہے جو اپنی طرف کسی چیز کو اسطرح گرویدہ کرے اور بیچ جیسا کہ
دوستی کو مماثلت تو اوسوقت البتہ مانا جاوے گا سچ ہونا اس بات کا
کہ اچہون کو ضرور ہے کہ اچہے چاہین اور ایسا اونسے میل کرین جیسا کہ وہ
انکے ساتہ قرابت سے کیا بلکہ فطرت سے ملے ہوئے ہین - اسواسطے کہ فطرت سے
زیادہ کوئی چیز طلبگار اپنے امثال کی یا کوئی چیز طلب مین زیادہ حریص نہین ہے،
آس سے یہ ہی اے (فینوس) اوس (اسکیوولا) ظاہر ہوتا ہے
جو میری رائے ہی کہ اچہون کی اچہون مین نیک اندیشی ہونا ضروری امر ہے
اور یہی منبع دوستی کا ہے جسکو فطرت سے نے مقرر کیا -

مگر یہ ایک ہی بہلائی بہتون تک بہی پہیلتی ہے اسواسطے کہ مردان نیک
بے مروت اور معطل نہین اور نہ متکبر ہوتے ہین بلکہ یہ ساری ساری قوم

حمایت کیا کرتے ہیں اور اونکی نہایت خوبی سے رعایت کرتے ہیں اور ایسا یہ
ہرگز نہ کرتے اگر عوام کی الفت سے بیزار ہوتے ۔

۵۱ ۔ اور یہ جب مجھے معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ دوستی کو فائدہ کے سبب سے ہونا توہم کرتے ہیں وہ گویا محبت کو جو نہایت پیاری چیز دوستی میں ہے سلب کرتے ہیں ۔ اسواسطے کہ دوستی سے کام نکلتا آدمی کو اتنا خوش نہیں کرتا ہے جتنا دوست کی غور دوستی خوش کرتی ہے اور جو چیز دوست سے آتی ہے وہ تب فرحت انگیز ہوتی ہے جبکہ دلسوزی کے ساتھ آتی ہے ۔ اور دوستی کا یہ سبب احتیاج کے حاصل کیا جانا ایسا بعید ہے کہ جو دولت اور ثروت اور نیکی پر کہ نیکی بڑی بھروسے کی چیز ہے فائز ہو کے کسی دوسرے کے محتاج نہیں ہیں وہ ہی نہایت فیاض اور محسن اور طلب گار دوستی کے ہوتے ہیں ۔ اور مجھے نہیں معلوم کہ آیا یہ درکار بھی نہیں ہے کہ دوستوں کو کبھی کسی چیز کی کمی نہ ہونا چاہئے ۔ اسواسطے کہ کہاں ہماری لیاقتیں ظاہر ہوئیں جو (اسکیوفلا) کو نہ کبھی ہماری صلاح کی نہ ہماری مدد کی ضرورت نہ یا پھر احتیاج ہوتی پس دوستی فائدہ کی تابع نہیں ہوتی بلکہ فائدہ متابع دوستی کا ہوتا ہے ۔

۵۲- اور نہ قابل سماعت کے وہ لوگ ہونگے جو عیش و عشرت مین پڑے ہوئے ہون اور کبھی وہ دربارہ دوستی گفتگو کرین جنکو اونہون نے نہ کام مین لاکے نہ فکر کرکے پہچانا ہے - اسواسطے کہ کون ہے قسم دیتا ہون اور آدمیون کے حق کی جو اسی شرط پر کہ نہ وہ کسی کو چاہیئے نہ اوسکو کوئی چاہے رہنا اسطرح کہ ہر طرف سب چیزون کی کثرت ہو اور جینا اسطرح کہ افراط ہر قسم کے سازوسامان کی ہو قبول کرے گا - اسواسطے کہ خود بن بیٹھے والے بادشاہون کی زندگانی البتہ اس طرح کی ہوتی ہے جسمین بے شک نہ وفا نہ الفت نہ مستحکم اعتماد حسن ظن پر ہو سکتا ہے بالکل ہمیشہ شبہے اور اندیشہ رہتے ہین اور دوستی کی جگہہ نہین ہوتی -

۵۳ - اسواسطے کہ بہلا کون اوس کو چاہے گا جس سے خود ڈرتا ہو یا اوس کو جسکو جانتا ہو کہ اپنے سے ڈرتا ہے - لیکن لوگ اونکی جہوٹی خوشامد تہوڑے زمانہ تک کرتے ہین مگر جب اونپر دفعۃً زوال آیا جیسا کہ اکثر ہوا ہے تب کہلتا ہے کہ کیسے وہ بے یار و آشنا تھے -

چنانچہ (طارقینوس) کو لوگ کہتے ہین کہ اوسنے کہا اب مجھے جلاوطنی مین دریافت ہوا کہ کون میرے پاس باوفا دوست تھے اور کون بیوفا

جبکہ ان دونون مین سے کسی بہی مین جزا و سزا نہین دے سکتا ہون —

۴۵ — اگرچہ مین تعجب کرتا ہون کہ اوسکے اس تکبر اور تندمزاجی کیونکر اوسکو کوئی بہی ملا ہوگا — اور جسطرح اخلاق اوسکے جس کا مینے نام لیا اوسکے لئے سچے دوست مہیا نکرسکے اسیطرح دولت بہت ساجان اختیار کی اون کو وفادار دوستون سے محروم رکہتی ہے اسواسطے کہ نہ صرف قسمت اندہی ہے بلکہ جسکے گلے لگتی ہے اوسکو بہی اکثر اندہا کردیتی ہے لہذا اون کی سرکشی اور رعونت سے قریبًا کل سچے دوست بہاگ جاتے ہین کیونکہ دستور ناداں سے زیادہ کوئی چیز نامقبول تر نہین ہوسکتی ہے اقدیہ بہی ہم دیکہ سکتے ہین کہ وہ لوگ جن کے سابق مین اخلاق فی الجملہ اچہے تہے حکومت اور اقتدار اور اقبال مندی سے وہ بدل جاتے ہین اور پرانے دوستون کی تحقیر اور نوونون کی توقیر کرنے لگتے ہین —

۵۵ — اس سے زیادہ کیا حماقت ہوگی کہ جب دولت اور اقتدار اور ثروت سے بہت کچہ قدرت حاصل ہو تب وہ چیزین مہیا کرنا جو روپیہ سے مہیا ہوتی ہین گہوڑے — غلام عمدہ لباس قیمتی ظروف مگر دوستونکو نہ مہیا کرنا جو مین کہون زندگی کی نہایت اچہی اور نہایت

(۳) یونانی ورومانی قسمت کا بت اندہا بناتے تہے — ۱۲ مترجم —

خوبصورت آرایش مین اور پہرکیلئے اور چیزین مہیا کرنے مین اور
کسکی فراغت کے لئے محنت کرتے ہین وہ خود نہین جانتے حالانکہ ہرایک
ان چیزونمین سے اوسکا ہی کی ہوجاتی ہے جو قوت مین غالب ہے
مگر دوستی کی دولت جس کسی کی ہے اوسہی کی ہمیشہ ثابت و قایم رہتی ہے
اور اگر یہ چیزین جو کہ بافسمت کی خیرات مین باقی ہی رہین تاہم جو زندگانی
دوستونکی صحبت اور شرکت سے خالی ہو وہ خوشنما نہین ہوسکتی مگر
یہ باتین تو یہانتک ہو ئین —

۵۶ — اب مقرر کرنا چاہئے کہ کیا حدین دوستی کی ہین اور مہربانی
کی کیا انتہا ہے کہ وہانتک کرنا چاہئے — مین دیکھتا ہون کہ تین
بائین اس بار ہ مین منقول ہین جنمین سے مین کسیکو بہی نہین پسند
کرتا ہون ایک کہ اوسیطرح دوستون کی نسبت ہمکو کرنا چاہئے
جیساکہ ہم کو خود اپنی نسبت — دوسرے کہ ہماری مہربانی دوستونپر
بالکل مطابق اور برابر ہونا چاہئے اونکی مہربانی کے ہمپر — تیسرے
کہ جتنی کوئی شخص اپنی خود توقیر کرے اوتنی دوستونکو بہی اوسکی
کرنا چاہئے —

۷۵ - ان تین رائون مین سے مین کسیکو اصلا قبول نہین کرتا ہون اسواسطے کہ نہ وہ پہلی رائے درست ہے کہ جسطرح کوئی خود اپنے لیئے ویسا ہی چاہیے کہ دوست کیلئے بھی مستعد ہو کیونکہ کتنی ہی باتین ایسی ہین کہ ہم کو اپنی وجہ سے کبھی نہ کرنی چاہیئن مگر اون کو دوست کیوجہ سے ہم کرتے ہین مثلاً کسی دنی شخص سے سوال کرنا اور التجا کرنا یا کسیکو بدسختی سے الزام دینا اور زور سے جھڑکنا کہ یہ باتین اپنے امور مین کرنا خلاف شان ہے مگر دوستون کے لئے کرنا نہایت شانداری ہے -

اور بہت حالتین ایسی ہوتی ہین کہ اونمین اچھے لوگ اپنی راحت کی چیزونمین سے بہت چیزون کو گھٹا دیتے ہین اور گھٹا دیا جانا گوارا کرتے ہین تاکہ اونسے دوست اونکے نہ کہ خود متلذذ ہون -

۸۵ - دوسری رائے وہ ہے جو مساوی خدمات اور توجہات سے دوستی کو محدود کرتی ہے - یہ دوستی کو بہت رکیک اور خسیس سمجھ کے اوسکے حساب لینا ہے کہ لی ہوئی چیزون مین اور دی ہوئی چیزونمین مساوات ہو مجکو معلوم ہوتا ہے کہ سچی دوستی سخی تر اور غنی تر ہوتی ہے اور خیال اس قید کا نہین رکھتی کہ جتنا پایا ہے برابر اوس کے زیادہ پھیر نہ دے -

اسواسطے کہ دوستی کا نہ اس کا ڈر ہوتا ہے کہ کوئی چیز ضائع ہو جاویگی یا زمین پر گر پڑیگی
اور نہ اس کا کہ دوست کیطرف استحقاق سے زیادہ چلا جاوے گا۔

۵۶۔ تیسری۔ تو سب سے بدتر ہے کہ جتنی قدر کوئی خود اپنی کرے
اوسیقدر اوسکی دوستون کو کرنا چاہیئے۔ اسواسطے کہ بسا اوقات
بعض لوگونکی ہمت پست اور امید خوشحالی کی شکستہ ہو جاتی ہے پس ہوت
مین یہ کام نہین ہے کہ جیسا وہ خود اپنی نسبت ہو ویسا ہی یہ بھی اوس کی
نسبت ہو جاوے بلکہ یہ کام ہے کہ کوشش کرے اور ایسا کرے کہ دل
دوست کا چاق ہووے اور توقع بہتری کی رکھے۔

لعذا کوئی اور حد اچھی دوستی کی مقرر کیجاویگی جبکہ مین پہلے وہ بات کہلونگا
جسکی بیت سکاپیت (اسکیپیون) اکثر کیا کرتا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ کوئی
قول منافی دوستی کے اس سے زیادہ نہین پایا جا سکتا ہے جو کسی شخص
نے کہا ہے کہ محبت اسطرح کرنی چاہیئے کہ جیسے کبھی عداوت بھی کرنی ہو۔
اور کہتا تھا کہ مین ہرگز قابل نہین کیا جا سکتا ہون اسکا کہ مانون اس امر کو
کہ اسی قول کا (بیاس) سے منقول ہونا کیطرح سمجھا جاتا ہے
جو ایک سات دانشمندون مین سے شمار کیا جاتا ہے۔ یہ قول تو کسی ناپاک

وپلی کا ہے جو اپنے قبضہ مین سب چیزین لانا چاہتا ہو ۔ بہلا کس طرح کوئی دوست ہو سکیگا اوس کا جسکو یہ بہی کہ یہ اوس کا دشمن بہی ہو سکتا ہے۔ علاوہ برین ضرور ہوگا کہ متوقع ہو اور خوشنود رہے ایسا کہ کتنی زیادہ خطائین دوست سے سرزد ہوتی ہین تاکہ اونہین زیادہ موقع اسکو شکایت کرنے کی ہاتہ لگین ۔ اور پہر یہہ بہی ضرور ہوگا کہ دوستون کے نیک افعال اور آسودگی پر حسد کرے اور رنجیدہ ہو اور رحم کری ۔

لہذا وہ حکم چاہیے کسیکا ہو دوستی کے سلب کرنے مین ایسے خرم و بشیار کرین کہ کبہی ہم ایسی سے محبت کرنا شروع کرین جس سے ہو سکتا ہو کہ ہم کبہی کبہی عداوت رکہین گے ۔ علاوہ برین اگر ہم دوستون کے انتخاب کرنے مین بدقسمت کلیں تو (اسکیپیون) سمجہتا تہا کہ اسکا تحمل کرنا چاہیے نہ کہ دشمنی کرنے کا موقع ڈہونڈہنا ۔

پس میری تجویز یہہ ہے کہ ان حدون کو عمل مین لانا چاہیے کہ جب اخلاق دوستون کی پاکیزہ ثابت ہو چکے تب اون کے درمیان منصوبون اور خواہشون مین ادنی کل امر مین بلا استثنا مشارکت ہونی چاہیے ۔ یہانتک کہ اگر اتفاقا دوستونکی خواہش ہے اعانت کسی امر نامناسب مین کرنا پڑے جسمین خطرہ اون کی جان کا

یا آبرو کا ہو تو طریقہ حقّے فی الجملہ بیان کرنا چاہئے بشرطیکہ کسی مصیبت عظیم مین
مبتلا ہونا نہو ۔ اور اسطرح کہ نہایت دوستی کی پاسداری کرنی چاہئے
اوسکی بھی ایک انتہا ہے ورنہ نام آوری کے بارہ مین غفلت کرنی چاہئے
کہ جو لوگ فنون کے حسن ظن کو تیر ہدف حصول مطلوبات ممکن سمجھنا چاہئے اور اسکا
خوشامد اور چاپلوسی سے حاصل کرنا رکیک ہے اور نیکی جو نتیجہ محبت ہوتی ہے
اوسکو بھی ہرگز نہ ترک کرنا چاہئے مین پھر (اسکیپیون) کیطرف رجوع کرتا ہون
کہ اوسکی پوری تقریر در بارۂ دوستی تھی ۔ وہ بااوقات افسوس کیا کرتا تھا
کہ انسان سب چیزون مین زیادہ سرگرم رہتے مین ۔ بھیڑین اور بکریان کتنی اوسکی
چاہئین ہر شخص کہہ سکتا ہے مگر دوست کتنی چاہئین کوئی نہین کہہ سکتا ہے اور
ان چیزون کے لینے مین فکر و تامل کرتے ہین مگر دوستون کی انتخاب مین
غفلت کرتے ہین حالانکہ انہین کوئی علامت اور نشان پائی ہین جس سے اونکو جو لائق
دوستی کے ہین پہچان لین ۔ پس مستقل مزاج اور ثابت قدم لوگ لائق انتخاب کے ہونگے
مگر اس قسم کے لوگون کی بڑی قلت ہے ۔ اور یہ تجویز البتہ مشکل ہے مگر یہ کہ امتحان
کیا جاوے اور امتحان خود دوستی کرکے ہوگا پس دوستی تجویز پر سابق ہوگی
اور قدرت امتحان کرنیکی نہ رہیگی ۔

۶۲ لہذا دور اندیش کا کام یہہ ہے کہ مبلغ کاڑی کو اوسی طرح محبت کے زور
کو سنبہالے رہے تاکہ ہم جبلغ گہوڑ دکو سدہا کے اوسی طرح دوستون کو
اون کے اخلاق کسی قدر آزما کے استعمال مین لائین -
بعضون کا حال تو اکثر تہوڑے ہی روپیہ سے کہلجاتا ہے کہ کیسے وہ ہلکے ہین
اور بعضے جنکو تہوڑا روپیہ متزلزل نہ کرسکا اونکا حال بہت روپیہ سے معلوم
ہوجاتا ہے - ورنہ اگر حقیقت مین ایسے لوگ پائے ہی جائین جو دوستی پر ترجیح
دنیا مہمل سمجھتے ہین مگر کہان ایسے لوگ ہم پائینگے جو عزت و حکومت و اقتدار
و دولت و اختیار پر دوستی کو مقدم رکہتے ہون - ایسا کہ جب ایک طرف
یہہ چیزین رکہی ہون اور دوسری طرف حق دوستی کا تو وہ انکو بہت بہتر نہ سمجھین
اسواسطے کہ فطرت اقتدار کو ذلیل نہ سمجھنے مین مجبور ہے چنانچہ اگر انکو اگر دوستی
چہوڑ کر بہی حاصل کرلیا تو سمجھتے ہین کہ وہ معذور سمجھے جاوینگے کہ بدون بڑی
سبب کے انہون نے دوستی سے کنارہ نہین کیا -
۶۳ لہذا اچہی دوستیان اون لوگون مین نہایت مشکل سے پائی جاتی ہین جو طلب
عزت مین اور امور جمہوری مین مہنمک ہین اسواسطے کہ کہان تو پاوینگے ایسے شخص
کو جو اپنی عزت پر دوست کی عزت کو مقدم رکہے - حالانکہ کیا گران اونکو

اکثر لوگوں کو شرکت کی مصیبتوں میں معلوم ہوتا ہے اور ان میں جو شخص خود پڑا ہوا ہو
تلاش اور سمجھنا آسان نہیں ہے - اور ارگ صد (ایزوس) نے ٹھیک کہا ہے
ع پہچانے جاتے دوست ہیں شکوک امر میں -
مگر یہہ دو حالتیں اکثر لوگوں پر الزام صحیح رہی ہیں کا اور بودی ہیں کا ثابت کرتی
ہیں جو خوشحالی میں دوستوں کی تحقیر کرتے ہیں یا جو اونکو بدحالی میں چھوڑ
دیتے ہیں -
لیکن جس نے دونوں حالتوں میں اپنے تئیں دوستی میں تحمل ثابت قدم مستقل مزاج
دکھایا تو ہمپر واجب ہے کہ اوسکو ہم انسان کی نادر قسم سے گویا کہ فرشتوں
سے شمار کریں -
۹۵ بنیاد اسی استقلال و وفاداری کی جو دوستی میں ہمیں درکار ہے -
ایمان ہے - اسواسطیکہ کوئی شئ بے ایمان کے مستقل نہیں ہے اور
سیدھے سادہ مزاج ملنسار یک رنگ کو جسکے مزاج میں تلون نہو انتخاب کرنا
مناسب ہے کہ یہہ سب امور متعلق وفاداری کے ہیں - اسواسطیکہ
تہ طبیعت با ایمان ہو سکتی ہے جسمیں پیچ اور کجی ہو اور نہ وہ شخص جسکے
مزاج میں تلون ہو اور فطرتاً یک رنگ نہو حقیقت میں ایماندار اور مستقل

مزاج ہو سکتا ہے - اور یہہ اسکے ساتھہ اضافہ کرنا چاہیے کہ وہ ایسا نہو
کہ الزام دینا یا الزامات کا ذکر بسبب قبول سنا اوسی اچھا معلوم ہوتا ہو انہوں کی
یہہ سب امور متعلق باستقلال ہین جسکا ذکر مین پہلے سے کر رہا ہون - پس وہ
ثابت ہوا جو مین ابتدا مین کہا تہا کہ دوستی سوای اسکے کہ اچھون مین ہو نہیو
ہوسکتی - اس اسلیکہ کام اچہے آدمی کا جسکو دانا بہی کہنا جایز ہے خیال
ان دو چیزونکا دوستی مین رکہنا ہے - پہلے کہ کوئی چیز بناوٹ کی یا دہوکہی
کی ہونے پلنے اسواسطیکہ صاف صاف ملامت کرنا ہی عالی ہمت کا کام
ہے نہ کہ صورت بنانا - دل کی بات کو چھپانا - دوسرے کہ نہ صرف الزامات
کو دفع کرے جو کوئی اور پیش کرے بلکہ اپنے تئین بہی شک نہ بناوے کہ شاید
یہہ توجہہ کیا کرے کہ دوست کسی بیہدہ کام کا مرتکب ہوتا ہوگا -

اور یہہ بہی ضرور ہے کہ جہان کچہہ شیرینی گفتار واطوار کا اضافہ کیا
جائے جو ہرگز چہوٹا مصالح دوستی کا نہین ہے - اگرچہ ترش روئی اور
ہر بات مین درشتی کرنا اسکی بہی توقیر ہوتی ہے مگر دوست کو چاہیے کہ
زیادہ تر بے تکلف خلیق از ادانہ مزاج شیرین کلام لیکن ہو پسندیدہ آداب
پر مائل ہو -

مگر اس مقام پر ایک بحث طلب سوال یہہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا کبھی نئی دوستون کو جو لائق دوستی کے ہین پرانون پر مقدم رکہنا چاہیے - جیساکہ پرانے گہوڑون پر کم سنون کو مقدم رکہنا ہمارا دستور ہے - یہہ تردد انسان کے لایق نہین - اسلیئے اسلیکہ سیری جیسے اور چیزون سے نہین ہوتی ویسا ہی دوستون سے بہی نہین ہونی چاہیے - جو چیز کہ نہایت قدیم ہین ضرور چاہیے ہین کہ مثل شراب سال خوردہ کی نہایت خوش گوار ہون - اور وہ بات سچ ہے جو کہی جاتی ہے - کہ منون نمک ایک دفعہ کہانا چاہیے -

مگر جدید سے اگر معلوم ہو کہ ثمرہ ظاہر ہوگا جیسے درختان باشمر سے تو اوس کو بہی ترک کرنا نچاہیے لیکن قدیم کو اپنی جگہہ پر برقرار رکہنا چاہیے - اسلیئے اسلیکہ نہایت بڑا اثر ہوتا ہے قدامت اور عادت کا - ورنہ اوسہی گہوڑی کی مثال مین جسکا ابہی مین نے ذکر کیا کون شخص ایسا ہے جو اگر کوئی اور مانع نہو تو اپنے پرانے گہوڑی کو جسکو اوسکی عادت ہے نہ زیادہ تر خوشی سے بہ نسبت نئی کو کند کے اپنے استعمال مین رکہے -

نہ صرف گہوڑے مین کہ جانور ہے بلکہ بے جان چیزون مین بہی عادت
و قدامت کو بڑا دخل ہوتا ہے چونکہ ہم اون مکانون تک سے خوش ہوتے
ہین خواہ وہ پہاڑون خواہ جنگل مین بہی ہون جبکہ وہان ہم ایک مدت تک دیکہ

۶۹ مگر نہایت بڑا امر دوستی مین یہہ ہے کہ اعلی ادنی کے
برابر ہو - اسواسطے کہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بعضون کو فوقیت
حاصل ہوتی ہے جیساکہ ہمارے غول مین جو یون کہون (اسکپیو
کو تہی مگر اوس نے اپنے تئین نہ کبہی (پہیلوس) پر نہ کبہی (روٹیلیا)
پر نہ کبہی (منیوس) پہ نہ کبہی کسی ادنی دوست پر مقدم رکہا - بلکہ
اسکا بڑا بہائی (فنلوس) جو اگرچہ فی الجملہ ممتاز شخص تہا مگر اوس کے
برابر ہرگز نہ تہا چونکہ سن مین اس سے زیادہ تہا تو اسلئے یہہ اوسکا
ادب مثل ایک نہایت بزرگ شخص کے کرتا تہا - اور یہہ اپنی سب دوستونکے
لئے اپنی طرف سے بہتری چاہتا تہا -

۷۰ اسکے فضل کی سبکو تعمیل اور تاسی کرنی چاہیئے اسطرحپر کہ اگر انکو کوئی
فوقیت مردانگی کی یا ذہانت کی یا طالع وری کی حاصل ہو تو فیض اوسکا
اپنے لوگون کو پہونچا دین اور جن سے جسکو نہایت قربت ہو اوسکو

وہ اپنا شریک بناوین ا ۔ اور اگر گہر مین غریبون کے پیدا ہوی ہون یا
اقربا اون کے ہمت یا دولت مین کم ہوان تو یہہ اون کے سرمایہ کو
بڑہاوین اور اپنے تئین باعث اونکی عزت و توقیر کا گرداینن ۔ جیسا
کہ کہانیون مین ہے کہ کسی زمانہ مین وہ لڑکے جو لسبب مجہول ہونے
اصل ونسل کے خدمت گاری کے عہدہ پر تہے جب پہچانے گئے اور معلوم
ہوا کہ یہہ دیوتاؤن یا بادشاہون کے بیٹے ہین تو انہون نے اون چروا ہون
الفت باقی رکہی جنکو یہہ کئی برس تک باپ سمجہتے آئے تہے ۔ ایسا ہی
سلوک کرنا یقینی اور حقیقی والدین سے تو البتہ اور بہی زیادہ لازم ہے
اسواسطے کہ منفعت بڑا ثمرہ ذکاوت اور مردانگی اور کل فضائل کا
تب حاصل ہوتا ہے جبکہ وہ ہر ایک قرابت دار تک بہی پہونچے ۔
اور جسطرح اون اعلی لوگون کو چاہیے جو پابند دوستی و یگانگی کے
ہین کہ اپنے تئین ادنی لوگون کے برابر کرین اوسی طرح ادنی
لوگون کو بہی چاہیے کہ اس کا رنج نہ کرین کہ اپنے دوستون سے ذکاوت
یا طالع وری یا رتبہ مین زیر ہو گئے ہین ۔ اون مین سے اکثر لوگ
یا تو ہمیشہ ایک نہ ایک امر کے شاکی رہتے ہین یا کہ طعن و تشنیع ہی کرتا

ہین زیادہ ترجبکہ اپنے سے کسی ایسے فعل کا صادر ہونا خیال کرتے ہین جسکو یہہ کہہ سکین کہ اونہون نے کسیقدر محنت کرکے بہ نظر خدمت گذاری اور دوستی قتے کے کیا نفرت انگیز فی الحقیقت تم آدمیونکی ہے احسان کے طعنہ دینے والون کی جو اوسکو یاد رہنا چاہئے جسپر ہوا نہ کہ اوسکو جس نے کیا ۔

۷۳۔ لہذا اون دوستونکو جو عالی رتبہ ہین جسطرح اپنی تئین پست کرنا اوسی طرح اپنے ادنی رتبہ دوستونکو کسیقدر بلند کرنا دوستی مین لازم ہوتا ہے ۔ اسعابطِئے ایسے بھی لوگ ہوتے ہین جو دوستی کو باعث اذیت کا کردیتے ہین چونکہ خود بخود اپنے ذلیل کئے جائینگا توہم کرتے ہین ۔ اور یہہ اتفاق غالباً نہین پڑتا مگر اون لوگون کو جو اپنے تئین قابل ذلیل سمجھتے ہین ۔ پس اس توہم کو اون کے دلون سے نہ خالی زبانی کہکے بلکہ تسلوک کرکے دفع کرنا چاہئے ؞

۷۴ مگر عنایت اتنی ہر شخص پر چاہئے اولاً تو جتنی تو کرسکے ثانیاً جتنی وہ جسکو کہ تو چاہتا ہے اور مدد کرتا ہے اوٹھا سکے ۔ اسواسطے کہ تیرے اسکا نمبر نہین چاہیے کتنا ہی تو عالی رتبہ ہو کہ سب اپنے دوستونکو تو نہایت اعزاز و احترام پر فایز کردے ۔ چنانچہ (اسکپیون) ر فیلیوس) کو نہ حاکم بنا سکا مگر اپنے بھائی (لوکیوس) کو نہ سکا ۔ بلکہ اگر ایسا ہی تو

ہوکہ جو چاہے تو دوسرے کو دیدے تب ہی دیکھنا چاہیے کہ وہ کس
مرتبہ کا تحمل کرسکیگا ۔ اور دوست تو جب البتہ قابل تجویز کے ہوتے ۴ ،
ہین جب سن شعور کا ہو اور عقلین پختہ ہون نہ کہ اگر ابتداء سن مین شوق شکار کا
یا کوئی بازی کا ہوا تو اونکو لازم ہے کہ اونہین لوگون کو اپنا رفیق بنادین
جنکو یہ اس شغل مین مصروف پاکے اوس زمانہ مین چاہتے تھے ۔ اس
طرح تو بدعوای قدامت سب سے زیادہ مصر پائی کہلائیان اور جہر
اخوند طلب کرینگے ۔ جن سے یہی اغراض نہین بلکہ ایک طرز سے سلوک ۱ ،
کرنا چاہیے ۔ مگر اور طرح سے دوستیان قائم نہین رہ سکتی ہین ۔ اس
واسطے کہ مختلف اشغال مختلف اخلاق پیدا کرتے ہین جنکا اختلاف دوستی
کو برہم کر دیتا ہے ۔ اور کوئی سبب نہین ہے کہ اچھے بڑون کے اور
بڑے اچھون کے دوست نہین ہو سکتے سوای اسکے کہ اونکے درمیان
جتنا اختلاف کہ اخلاق مین ممکن ہے اوتنا سب موجود ہے ۔
اور یہ بھی صحیح حکم دربارہ محبت دیا جاسکتا ہے کہ کوئی بے موقع الفت ۵ ،
جیسا کہ اکثر ہوا کرتا ہے دوستون کے امور اہم مین مانع نہو جائے
اس لئے سطیکہ جو مین پھر کہتا ہون کا ذکر کرون تو نہ (طرویہ) کو بھی ۔

(بنو بلوطیوس) فخر کرسکتا ہوتا اگر (لیکوپیدس) کی بات جیکے پاس اسنے تربیت پائی تہی سنے پر راضی ہوتا کہ وہ اسکو سفر کرنے سے بجالے اسکی شانی منع کرتا تہا — اور لبا اوقات ایسے بڑے بڑے امور پیش آتے ہین کہ دوستون سے افتراق مناسب ہوجاتا ہے — اور ایسے امور مین جو اسوجہہ سے مانع آوے کہ دوستون کے فراق کا تحمل اوسکو دشوار ہے تو ایسا شخص بودا ہے — اور نرم طبیعت کا ہے اور اسیہی سبب لایق دوستی کے کم ہے — اور صرف حالتین یہہ سوچنا لازم ہے کہ کیا تجہہ دوست مانگنا چاہیئے اور کیا اوسکا تجہہ سے مانگلینا بجہہ وار کہنا چاہیئے

ایک آفت یہہ بہی ہوتی ہے کہ بعض اوقات دوستی کا ترک ضروری ہوجاتا ہے اسواسطیکہ دانشمندون کے اخلاص سے تقریر ہمارے بجائے عوام کی دوستی مین آپڑی ہے — دوستون کے عیوب جو پہیلتے ہین تو اکثر جسطرح دوستون تک اوسیطرح غیرون تک پہونچتے ہین مگر بدنامی اون کے دوستون پر عاید ہوتی ہے — پس ایسی دوستیون کو رفتہ رفتہ کم کرتے کرتے دہوڑالنا چاہیئے اور جیسا کہ (کاطون) کو کہتے ہین نے سنا ہے — اودہیڑنا چاہیئے نہ کہ پہاڑ ڈالنا چاہیئے مگر یہہ کہ کوئی —

ایسی آتش ظلم شعلہ زن نہ ہو جو انتہا کی ناروا ہے اور موز آمیختگی اور افتراق نہ کرنا نادرست و خلاف عزت و ناممکن ہو۔ ورنہ اگر اخلاف وا شغال مین تغیر واقع ہو جیسا کہ واقع ہوا کرتا ہے یا اگر دولت جمہوریہ کے فرقون مین اختلاف آپڑے تو اسلیے کہ مین رسمی دوستی کا جیسا کہ ابھی سابق مین مین کہہ چکا ہون ذکر کرتا ہون تو خیال رکھنا ہوگا کہ مبادا نہ صرف دوستیان جاوین بلکہ وہ شیطان دشمنیان کرنے ہوئی بھی معلوم ہون۔ اس واسطے کہ اس سے بدتر کوئی بات نہین ہے لڑائی لگانا اوسکے ساتھ جسکے ساتھ تو یارانہ سے رہ چکا ہو۔ (اسکیپیون) نے جیسا کہ تم جانتے ہو میرے لئے (پومپیوس) کی دوستی سے اپنے تئین جدا کیا اور بسبب اختلاف کے جو دربارہ دولت جمہوریہ ہوا تھا ہمارے ہم عہدہ (میطلوس) سے بیگانہ ہو گیا۔ دونون کے ساتھ سے سنجیدگی اور متانت اور وقار سے نہ تند مزاجی سے سلوک کیا۔

لہذا پہلے تو بدل جہد کرنا چاہیے کہ کسیطرحکا افتراق دوستون مین ہونے پاوے پھر اگر کوئی امر اس طرحکا واقع بھی ہو نیکو ہو تو ایسا معلوم ہونا چاہیے جیسکہ دوستی خود سے تمام ہو گئی نہ کہ کٹ گئی۔ اور

البتہ احتیاط کرنا چاہئے کہ کہین دوستی بدل بدشمنی سخت نہ ہوجاوے جس سے
جھگڑے کالیان فضیحتین پیدا ہوتی ہین - اور الکاہی کمل کرنا چاہئے جو
تحمل کے قابل ہون مگر اس قدر پاس پرانی دوستی کا کرنا چاہئے کہ خطا
اوسکی ہو جس نے کہ تعدی کی نہ اوسکی جسپر کہ تعدی ہوی - ان سب
برائیون اور تکلیفونکا علاج کل ہین ایک تو احتیاط ہے اور ایک پیش بینی
تاکہ بہت جلد اور نالایقون سے گرویدگی شروع نہ ہو -

اور سزاوار دوستی کے ایسے لوگ ہوتے ہین جن مین خود وہ بات پائی
جاتی ہو جسکے سبب سے وہ محبت کئے جاوین - یہہ قسم نادر ہے اور
بے شک ہر عمدہ چیز نادر ہوتی ہے اور پانا اوسکا جو اپنی جنس مین ہر طرح
کامل ہو اس سے زیادہ کوئی امر مشکل نہین ہے بہت سے لوگ اس دنیا
کی چیزون مین سے کسی کو اچھی نہین جانتے ہین سوای اوس کے جو نہایت
مثمر ہو اور اونہین دوستونکو مثل مواشی کے نہایت چاہتے ہین
جن سے امید رکھتی ہین کہ نہایت بڑا ثمرہ اوٹھاوین گے -

پس اوس نہایت عمدہ طبعی ذاتی دوستی سے محروم رہتے ہین جو خود
سے اوس ہی کیلئے طلب کرنیکے لایق ہے - اور نہ اپنی مین نظیر

دکھاتی ہین کہ کیسا اور کتنا زور دوستی کا ہوتا ہے - اس واسطے کہ اپنے تئین
ہر شخص چاہتا ہے نہ اسلیے کہ اجر اپنی چاہت کا اپنے سے لے بلکہ
اس سبب سے کہ خود اپنے کو عزیز ہے - اور بے اوسکے کہ یہی امر دوستی کی
نسبت برتا جاوے تجا دوست کبھی نہین ملیگا - اس واسطے کہ دوست جیسے
دوسرا خود آپ ہے -

١٨ اور جبکہ یہہ امر چرندون - اور پرندون - اور شناورون مین -
کشتکاری کے جانورون مین - انسی مین - اور وحشی مین نظر آتا ہے
کہ پہلے خود اپنے تئین چاہتے ہین اسلیے کہ یہہ چاہت ہر جاندار کی ساتھ
ہی خلق ہوتی ہے اور پھر دوسرے کو اپنی ہی قسم کے جانورون مین سے
ڈھونڈتے اور طلب کرتے ہین تاکہ اپنے تئین اون سے مشغول رکھین - اور ان
باتون کو وہ خواہشمندی سے اور ایک طرح کی انسان کی سی محبت سے کرتے
ہین تو کس قدر زیادہ انسان مین یہہ امر فطری ہوگا جو اپنے تئین چاہتا
ہی ہے اور دوسرے کو بھی تلاش کرتا ہے جسکی روح اپنی روح کیساتھ
ملاکر اور دوسے گویا ایک بنا دے -

مگر بہت لوگ الٹی سمجھ سے اگر مین نہ کہون بے حیائی سے چاہتے ہین

که ایسا دوست ملے جیسے کہ وہ خود نہین ہو سکتے ہین اور خود جو سلوک دوستونسے
نہین کرتے ہین اوس کے طلبگار اوسی ہوتے ہین - گر پہلے خود نیک فرد ہونا
پہر دوسرے کو مثل اپنے دہونڈہنا ٹہیک ہے - ایسو نہین وہ استحکام دوستی
کا جسکا ذکر ہم اوپر سے کرتے چلے آئے ہین قائم ہو سکے گا جبکہ آدمی مہربانی
سے میل کرکے پہلے اون جذبون کو جنکی اور لوگ تقلید کرتے ہین قابو
مین لائین گے اور پہر عدل و انصاف سے خوبی حاصل کرینگے اور ایک دوسرے
کے لئے ہر امر کو اختیار کرین گے اور نہ کبہی سوای اوس کے کہ جو درست اور
سزاوار ہے ایکدوسرے سے طلب کرین گے اور نہ صرف اپنے آئین نباہ
بڑہائینگے اور محبت کرین گے بلکہ احترام بہی کرین گے - اس واسطے کہ
نہایت بڑی آرایش دوستی کی لے لی اوس نے جس نے احترام کو بیچ سے
لے لیا -

بیشک لوگ نہایت سخت غلطی پر ہین جو سمجہتے ہین کہ دوستی سے ہوا
و ہوس کا اور ہر قسم فسق و فجور کا باب کہلتا ہے - دوستی فطرت سے نیکیون کی
ممد نہ کہ بدیون کی ساتہی عنایت ہوی ہے - اسطرح کہ جب اکیلا شخص نیکی
کے اون درجات پر جو نہایت عالی ہین متصاعد نہو سکے تو دوسرے

سے مل کے اور رفیق بنکے صعود کرجائے - جنکے درمیان یہہ میل ہے
پایا جاتا ہوگا اونکی رفاقت کو نہایت اچھا اور سہانا سعادت فطری
تصور کرنا چاہئے -

۵۴ مین تو کہتا ہون کہ یہی میل ہے کہ جسمین کہ وہ سب چیزین جنکو آدمی لایق طلب کے سمجھتے ہین شامل ہین - عزت - شان - اطمینان - دلی فرحت ایسا کہ جب یہہ چیزین موجود ہوتی ہین تو زندگانی سعید ہوتی ہے اور بے ان کے نہین ہوسکتی - اور چونکہ یہہ امر نہایت بڑا اور عمدہ ہے پس اگر ہم اسکو حاصل کرنا چاہین تو ہمکو لازم ہے کہ بذل جہد نیکی کے حصول مین کرین کہ بدون اوسکے ہم نہ دوستی پر اور نہ کسی اچھے مطلب پر فایز ہوسکتے ہین - اور جو اس نیکی کو چھوڑ کے سمجھتے ہین کہ انکے دوست مل گئے تو تب آخر کو غلطی کا انہین شعور ہوتا ہے جبکہ کوئی بڑا واقعہ اون کے آن ملنے پر اونکو مجبور کرتا ہے -

۵۵ لہذا البتہ مکرر اسکو کہنا چاہئے کہ جب تو اسکو تجویز کرچکے تب محبت کرنا چاہئے نہ کہ جب محبت کرلی تب تجویز کرتا - مگر سزا اختلاط کی جہان اور بہت امور مین وہان زیادہ تر دوستون کی تجویز کرنی لازم

اور نیاز حاصل کرنے مین ہمکو ملتی ہے - کہ ہم اوسکی [illegible] اون پر عمل کرتے ہین
اور جو کر چکے وہی پھر کرتے ہین حالانکہ اس سے ہمکو پہلی شکل منع کرتی ہے

اس اسطیکہ روزمرہ کے کاروبار مین باخدا باتمین بھی ادھر اودھر سے سنکر
ہم ایک ذرہ کوئی امر خلاف طبع ظاہر ہونے پر دوستیون کو مین اونکے
ترک کرنے مین توڑ ڈالتے ہین -
لہذا اتفاقی بے خبری ایسے امر مین جو نہایت ضروری ہے ادھر ہی قابل
م ہوتی ہے - اس اسطیکہ فقط ایک دوستی امور بشری مین ایسی
مفید ہونیکے یک زبان سب قائل ہین اگرچہ بعض لوگ خود نیکی کو بھی
نتے ہین اور کہتے ہین اسکو کہ ایک قسم کی خود فروشی اور نمائش ہے
اور دولت کی تحقیر کرتے ہین جنکو چونکہ تھوڑے پر قانع ہین مختصر طعام
ن خوش آتا ہے - اور اتنہ ادب کے اشتیاق مین بہتر سے بہا کرتے ہین
تر لوگ اوسکی تحقیر کرتے ہین کہ اس سے زیادہ کوئی چیز بیکار اور کوئی
ضعیف تر نہین سمجھتے - اس ہی طرح اور چیزین جو کہ اکثر لوگ نافع
ہین مگر بہ بارہ دوستی ہر شخص ایک ہی رای دیتا ہے - خواہ وہ

۱- سن نہب الحرب طلقہ الندامہ ۱۲ - مترجم

ہون جنہون نے اپنے تئین امور جمہوریہ مین معروف کر رکھا ہے خواہ وہ ہون جنکو دریافت حقائق اشیا اور علوم کا ذوق ہے خواہ وہ ہون جو بغرض منفعت اپنے کاروبار مین مشغول رہتے ہین - خواہ بالآخر وہ ہون جنہون نے [illegible] اپنے تئین عیش عشرت مین ڈالدیا ہے - یہہ سب یہی کہتے ہین کہ زندگی [illegible] اگر زندگی سے کچہہ بہی لطف زندگی مرادلین تو بے دوستی کے [illegible] ہے -

[illegible] جبکہ نہ معلوم کسطرح دوستی سب لوگونکی معاشرت مین دخل کر گئی ہے اور نہین چہوڑا کہ کوئی روش زندگی کی اس سے خالی ہو [illegible] برین اگرچہ کوئی خشک مزاج اور عجیب الخلقہ ہوکر لوگون کی [illegible] سے بہاگے اور نفرت کرے جیسا کہ مین نے سنا ہے نہ معلوم [illegible] شخص (طیمون) نامی (اثینیا) مین تہا - تاہم ایسا کوئی نہین پایا جاتا ہے جو خواہشمند اسکا نہو کہ کوئی ایسا مل جائے اگر آپنے دل کا زہر [illegible] - اس کا جوش فیصلہ ہوتا جبکہ ایسا اتفاق ہوسکتا کہ کوئی [illegible] تو اس آدمیونکی جمعیت سے لیکے کہین اور تنہائی مین رکہتا [illegible] چیزین کی جسکو طبیعت چاہتی ہے افراط وکثرت عنایت

غرضکہ اگر انسان کیطرف دیکھنے کے اعتبار کو بالکل سلب کر لیتا۔ تب کون ایسا ہو
کہ آدمی ہوتا جسکو اس زندگی کی برداشت ہوتی اور کسکو نہ تنہائی کل
اسباب عیش و عشرت کے تمتع سے باز رکھتی۔

لہذا وہ بات سچ ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ میں نے بزرگوں سے اور
اونہوں نے اپنی بزرگوں سے سنا کہ ' طالینٹینوس ارخیطاس (کہا
کرتا تھا۔ اگر کوئی آسمان پر چڑھ جاتا اور حقیقت دنیا کی [illegible]
ملاحظہ کرتا تو اوسکو یہہ نظارہ ناخوش معلوم ہوتا مگر نہایت خوشی [illegible]
اگر اوسکے پاس کوئی ایسا شخص ہوتا جس سے یہہ بیان کر سکتا پس فطرت کو
تنہائی نہیں پسند آتی ہے اور کبھی نہ کسی کا سہارا اشتیاق سے ڈھونڈتی
ہے اور جو کسی نہایت پیارے شخص کا ملو تو البتہ نہایت عمدہ ہے۔

مگر جبکہ یہی فطرت اپنے مطلوب و خواہش کو اتنی علامتوں سے بیان
کرتی ہے یہہ نہ معلوم ہم کیون اوسکے خلاف کرتے اور جو وہ نصیحت کرتی
ہے نہیں سنتے ہیں۔ [illegible] دوستی کا [illegible]
[illegible] میں [illegible] کیا جاتا
[illegible] اشت [illegible] جاتا [illegible]

حلال ہی کی صورت یعنی شبہ اوسکو تو ہرگز دخل نہ دینا چاہیے تاکہ راستی درشتی مین اور وفاداری باقی رہے - اس واسطیکہ دوست کی باز گوئی نصیحت اور توبیخ ضرور ہوتی ہے اور ان باتون کا دوستانہ طور سے قبول کرنا لازم ہے اگر نیک نیتی سے کی جاوین -

مگر یہ معلوم کیونکر ہو کہ یہ وہ جو میرے بڑے دوست نے نظم (اندریا) مین کہا -

چاپلوسی دوستی پیدا کرتی اور راستی ہو باعث نفرت مدام ہو

البتہ موذی ہے راستی اگر اوس سے نفرت پیدا ہو جو دوستی کیلئے زہر ہے مگر چاپلوسی اوس سے بہی زیادہ موذی ہے جو خطا کاریون مین مبتلا ہو کے دوست کو سر کے بہل گرجانے دیتی ہے - مگر سب سے بڑا قصور اوسکا ہے جو سچ کو حقیر سمجہتا ہے اور چاپلوسی کے سبب سے فریب کرنے پر مجبور ہوتا ہے - پس اس سب بارے مین توجہ رکہنا اور قاعدہ باندہنا چاہیے کہ پہلے تو نصیحت درشتی سے اور توبیخ تشنیع سے خالی ہو - اور جیسا ہم (طرنطیوس) کے قول پر بہی خوشی سے راضی ہوجاوین اور کہین کہ البتہ چاپلوسی سے موافقت حاصل

ہوتی ہے تب بہی خوشامد جو خرابیون کی معین ہے چاہیے کہ دور کیجاوے
کہ یہہ دوست کو کیا بلکہ مرد آزاد کو بہی سزاوار نہین ہے - اسلئے کہ ظالم
بادشاہ کے ساتہہ اوسطرحپر اور دوست کیساتہہ اور طرحپر رہا جاتا ہے -
مگر جنکے کان راستی سے بند ہوں اور دوست سے سچ بات سن نہ سکے
اوسکی سلامتی سے مایوس ہونا چاہیے - اسواسطیکہ یہہ بات (کاطون)
حکیم کی اوس کے بہت باتون کی محقق ہے کہ سخت دشمن لوگون سے ابر پانیکی
ستحق تر ہوتے ہین بہ نسبت اون دوستون کے جو میٹہی مین خوشی کرتے
معلوم ہوون کہ وہ اکثر سچ بولتے ہین اور یہہ کبہی نہین - اور نیچا یہہ ہے
کہ جو نصیحت کئے جاوین وہ اوسکا برا مانین جبتک کہ برا نہ ماننا چاہیے اور
اوسکا برا نہ مانین جبتک کہ برا ماننا چاہیے - اسواسطیکہ خود خطا کرتے ہین
تو رنجیدہ نہین ہوتے ہین اور توبیخ کیا جانا ناگوار ہوتا ہے حالانکہ برعکس اسکے
لازم تہا - بدکاری سے افسردہ ہونا اور نصیحت سے خوش ہونا -
جسطرح حق بہی دوستی کا نصیحت کرنا اور نصیحت کیا جانا ایک کا دل
کہول سکے مگر نہ درشتی سے نصیحت کرنا اور دوسرے کا صبر سے منہ کہ
مخالفت سے سننا ہے - اوسیطرح یہہ بات بہی سمجہنا چاہیے کہ کوئی آدمی

دوستی مین چاپلوسی - لجاجت - رمتالی - خوشامد - سے زیادہ نہین
ہوتی - اسواسطیکہ چاہے کتنے ہی متعدد الفاظ سے تعبیر کیجاوے
یہہ عیب یہی پہچاننا چاہیے کہ چھوٹے آدمیونکا اور جھوٹونکا اور لفاظونکا
ہے جو خوشی کے لئے سب باتین کرتے ہین مگر راستی کے لئے کچھہ
نہین - مگر جہان تصنع ہر چیز مین مذموم ہوتا ہے کیونکہ حکم راستی کو
مسلوب کردیتا ہے اور اوسکو ملوث کردیتا ہے وہان دوستی کے
تو یہہ نہایت ہی خلاف ہے - اسواسطیکہ اوس راست بازی کو مسمہ
شمار دیتا ہے جسکے بن نام دوستی کا ثابت نہین رہسکتا - اسواسطیکہ
جب زور دوستی کا اسمین ہو اکہ کئی دل سے گویا ایکدل ہو تو کہان سے
یہہ ممکن ہوگا اگر ایک آدمی مین ہی نہ ایک دل اور نہ وہ بہو جو ہمیشہ
ایکسان رہے بلکہ مختلف اور متغیر اور پیچیدہ ہو - اس واسطیکہ کون
چیز ایسی مڑلی ہوی اور بکتی ہوئی ناممکن ہے جیسی دل اوس کا جو
دوسرے کی نہ صرف رای اور خواہش پر بلکہ تیور اور اشارہ پر
بدلتا رہے -

نہین کبھی نہین کہون جہان کبھی تو ہان کہون شدہی قاعدہ ملا مطلب سیر کا رہون

یہ کہ وہی (طماطیوس) کہتا ہے بیس مین (گستاثون) کے۔ اور
اوس قسم کے دوست رکہنا دلیل خفت عقل ہے ۔
مگر جب بہت لوگ مثل (گستاثون) کے ہوجاوین جو مرتبہ اور ریاست
اور نام مین بہتر ہون تو اون کا رضا جوئی کرنا مضر ہوتا ہے چونکہ بیہودگی
مین اقتدار سے اضافہ ہوجاتا ہے ۔
اور جسطرح سب کہوٹی اور بناوٹ کی چیز دکہائی اور سچی چیزون سے
اوسیطرح خوشامدی دوست کا پچ سے امتیاز کرنا اور جدا کرنا غور
کر کے ممکن ہے ۔ انجمن عام جو نہایت ناآزمودہ کارون سے منعقد ہوئی
ہے اوسمین بہی معلوم ہوجایا کرتا ہے کہ کیا فرق درمیان مقبول عوام
یعنے خوشامدی اور چہوٹے باشندہ کے اور درمیان جیلی قائم
مزاج متین کے ہے ۔ کیا کیا خوشامدون سے ابہی اون دونون (پاپیریوس)
انجمن عام کے کانون مین راہ پیدا کرتا تہا جبکہ اوس نے عوام کے سبزیجون
کے بہم مقرر ہونیکا قانون پیش کیا تہا ۔ ہم نے اوسکو باطل کیا ۔
بلکہ کیفیت مین خود اپنے کچہ نہین مگر (اسکیپیون) کی خوشی خوشی بیان
کرون گا کسقدر اللہ اکبر متانت اوسمین تہی اور کس قدر اوسکی تقریر مین

جهاں تھا ایسا کہ تو اوسکو پیشوا (رومانیون) کا شک شیرک اوتین کا
لکھنا ہو کہتا آور تم خود حاضر تھے اور وہ تقریر موجود ہے۔ پس اسلیے
وہ قانون مفید عوام عام لوگون سکے قولون سے رد ہو گیا اور جو
مین اپنا حال بیان کرون تو تمکو یاد ہو گا کہ (قنطوس) بڑی بھائی
(اسکپیون) کے اور (مانکمینوس) کے ایام حکومت مین قانون
(کراسیوس) جو پوجاریون کی جماعت کے بارے مین تھا دیکھا پسندیدہ
معلوم ہوتا تھا۔ اسوا سلیکہ تقرر پجاریون کا عوام کے اختیار مین رکھتا
اور یہہ پہلا شخص تھا جسنے بازار کی طرف رخ کر کے عوام کیساتھہ گفتگو کرنے
کا دستور باندا۔ بالجملہ اوسکی دلاویز تقریر کو دیوتا ؤن سکے دین سنے ہمارے
بحث کرنے سے سرد ست دفع کیا۔ اور یہہ امر میری ایام صدارت
مین پانچ برس قبل میرے حاکم اعلی مقرر ہونیکے واقع ہوا۔ ایسا کہ
اس مقدمہ مین حقیقت امر کا بیان کرنا نہ کہ حکومت جتانا باعث کامیابی کا
ہوا۔

اور جبکہ سوانگ یعنے انجمن عام مین تھا باوصف اسکے کہ زیادہ تر
مقام بناوٹ اور ذہوکہے کی چیزون کا ہے سچ غالب آتا ہے

اگر وزرہ انکشاف اور توضیح کیجائے تو پھر کیا کچھہ نہ دوستی مین چاہیے جسکی
کہ ساری قدر راستی سے ہی اور یہین کہ بے دوسرے کا دل کھلا ہوا
دیکھے اور اپنا دکھاسئے جیسا کہ کہتے ہین کسی چیز کو تو ثابت مانند کسی چیز
کو تو متحقق پائیگا ۔ نہ خبث کرنا ہی نہ کیا جاتا ہے جب ہمی نہ مجھکو معلوم
ہو کہ کبسی سچے پن سے ہمہ کیجاتی ہے ۔ اگرچہ ہمہ خوشامد اور رضاجوئی کیسے
ہی مضر کیون نہ ہوئے تاہم کسیکو ضرر نہین پہونچا سکتی ہے سوای اوسکے کہ جو
اسکو مانے اور اس سے خوش ہو ۔ لہذا ایسا ہوتا ہے کہ وہی خوشامد
کی بات نہایت کان کھول کے سنتا ہے جو اپنی خود رضاجوئی کرتا ہے اور
نہایت خود پسند ہوتا ہے ۔

۹۸ بالجملہ نیکی اپنے تئین دوست رکھتی ہے کیونکہ وہ اپنے تئین خوب جانتی ہے
اور کیسی محبوب بے ہمتی ہے ۔ مگر اب مین نیکی کا حال نہین بلکہ ادعای نیکی
کا بیان کرتا ہون ۔ اس اسلیے کہ اتنے شخص خود نیکی مین معروف ہوتا نہین
چاہیے ہین جتنے شخص نیکی مین معروف معلوم ہونا چاہتے ہین ۔ ان لوگون کو
خوشامد پسند آتی ہے اور جب انکی آگے تعریف آمیز اذکار موافق انکی مرضی
کے کیئے جاتی ہین تو وہ اسے تعریف یعنی کو اپنے فائدہ کا شاہد سمجھتے ہین ۔

پس یہہ دوستی نہین جبکہ ایک شخص تو سچ سننا ہی نہین چاہتا اور دوسرا جہوٹہ بولنے پر تلا ہوا ہے - اور مداحون کی خوشامد مثنویون مین بہی ہمکو لطیف نہ معلوم ہوتی اگر خود سرا پا ہی نہوتے -

بہت شکر (ثانیس) پیرا کریگا ؟

ثانی تمہا جواب مین کہنا بہت گروہ بے انتہا کہتی ہے ہمیشہ خوشامدی اوس شخص لکے جسکی کہ رضاجوئی کرتا ہے اوس چیز کو بڑہاتا ہے جسکی زیادتی وہ خود چاہتا ہو - لہذا اگرچہ یہہ مہمل خوشامد بات اونہین لوگون پر موثر ہوتی ہے جو خود اسکو اپنی طرف گرویدہ کرتے اور بڑہاتے ہین - تاہم جو لوگ قائم مزاج سنجیدہ ترین اونکو نصیحت کیجانی چاہئے کہ خیال رکہین کہ کسین عیارانہ خوشامد مین گرفتار نہ ہوجاوین - اسلئے اسلئے کہ کہلی ہوئے خوشامد کرنیوالے سے کوئی ایسا نہین جو احتراز کرتا ہو سوائی اوسکے کہ جو اوسیہی قدر کا بے عقل ہے - مگر چہپے ہوے سیانے خوشامدی کا دمخ لیپی ہنوجانیکے لئے بغور و فکر احتیاط کرنی چاہئے - اسلئے اسلئے کہ وہ شخص بہت جلد نہیں پہچانا جاتا ہے جو ایسا ہو کہ مخالفت سے ہی اکثر موالفت چاہے اور مباحثہ اور تجادلکا بہانہ کرکے خوشامد کرے او

آخر کو سپر چھوڑے اور اپنے تئین مغلوب ہونے دے تاکہ وہ جسکو اسنے دبہو کیا دیا ہے اپنے نزدیک زیادہ دور بین اور عقلمند معلوم ہووے۔ مگر دبہو کہا کہلانے سے بدتر کون چیز ہے؟ اور تاکہ اب واقع نہ ہو بہت احتیاط کرنی چاہئے جیساکہ (اینجلیہوس) مین ہے۔

آج پہلا کر تو مجہہ سے اپنے خوب خوبڑہ کے سب ان کہلنڈرونپر ہوگئے اسواسطیکہ بعضون تک مین بہی ہمیہ نہایت بے وقوفی کا ہیس احمق اور خفیف العقل ٹہہرونگا ہے۔ مگر نہ معلوم کس طرح میری تقریر ملائمتی سے کامل آدمیون یعنے دانا دلکی [مراد میری دانائی سے وہ ہمیہ جو اوی کے نصیب مین ہوسکتی معلوم ہوتی ہے] ہلکی دوستیونکی طرف بہہ آئی۔ لہذا اچہا ہے کہ ہم پہر اگلے ذکر کی طرف رجوع کرین اور اوسے بہی کہین تمام کرین نیکی نیکی مین کہتا ہون اسے (فلیمنوسس) اور تو ای (موکیوس) کہ دوستی کو انگیختہ بہی کرتی ہے اور ثابت بہی رکہتے ہے۔ اس واسطیکہ اس ہی سے امور کی سازگاری ہوتی ہے اور اس ہی سے پائداری اور اس ہی سے تمام اکحب اسنے اپنے تئین ابہارا اور اپنے نور کو دکہایا اور دوسرے مین نور اوس نے اسے لیا، وہ تب وہ دونون کی محبت اور حبیبیت بڑہنے لگی اسواسطیکہ

یہہ دونون لفظین حُب سے ماخوذ ہین مگر حب کچہہ اور نہین ہے سوای چاہنے
کے جسکو محبوب رکہتا ہو بلا کسی ضرورت کے اور بے خواہش کسی مطلب کی
اگر یہہ خود محبت سے نکل آویگا چاہے تو اسکی کم ہی پیروی کرے
اسکی محبت سے ہم کمسن کمسن ان بڈہون بڈہون کو (لوکیوس پولوبو
اور دیا لو سکالمون) اور (کیوس گلوسس) اور (پبلیوس ناسیکا) اور
طبیریوس گر خوس) ہمارے رکالمون کے سلسری کو چاہتے تہے - اور
زیادہ تر یہہ ہمسنون مین پیدا ہوتی ہے جیسا کہ مجہہ مین اور (اسکیپون)
اور (لوکیوس فوریوس) اور پبلیوس روطیلیوس) اور (اسپو
ریوس میموس) مین - مگر اپنی یاری کو ہم بڈہے اعتماد جوانون کی
الفت پر جیسی تمہاری اور (قنطوس طوبرون) کی رکہتے ہین - اور البتہ
جو خصوصیت مجہکو نوجوان (پبلیوس روطیلیوس) اور (اولیوس
ورگینیوس) سے ہے مین اوس سے بہی بہت مسرور ہوتا ہون - اور
چونکہ ضابطہ ہماری زندگانی اور طبیعت کا اسطرح قرار پایا ہے کہ ایک طبقہ دوسرے
طبقہ سے نکلے - لہذا نہایت پسندیدہ یہہ ہوگا کہ جن ہمسنون کیساتہہ تو جولانگاہ
نیا ... سے جہوٹا ہے اونہین کیساتہہ تو جہنڈے تک جیسا کہ تو

پہونچ سکے -

مگر چونکہ امور انسانی ناپائدار اور زوال پذیر ہوتے ہین ہمیشہ کچھہ لوگونکی جستجو چاہئے جنکو ہم چاہین اور جو ہمکو چاہین - اس واسطیکہ زندگانی سے اگر چاہت اور الفت برطرف ہوجائے تو کل خورسندی بھی برطرف ہوجاتی ہے - (اسکیپو) اگرچہ مجھہ سے دفعتہ بچھڑگیا مگر جیتا ہے اور ہمیشہ جیتا رہیگا اسواسطیکہ اوس مرد نیک کی نیکی مجھکو پیاری تھی جو معدوم نہین ہوسے اور جو نہ صرف میری آنکھون کے سامنے پیش رہتی ہے کہ ہمیشہ اوس تک میرا ہاتھ رس رہا تھا بلکہ اعقاب مین بھی مشہور و معروف رہے گی - اور کوئی کبھی نہین بیہ دلی اور ہمت وری سے امور عظیمہ کا عزم کریگا جو اسکی یادگاری اور تصور کو پیش نظر اپنی خاطر کا نہ سمجھے -

بے شک تمام چیزین جو بخت یا فطرت نے مجھے عنایت کین اون مین سے کوئی ایسی چیز نے نہین پائی جسکا مین (اسکیپون) کی دوستی کے ساتھہ مقابلہ کرسکون - اسی ہی سے مجھے اتفاق رای امور جمہوریہ مین تھا اور اسی ہی مجھکو مشورہ امور ذاتی مین رہا اسی سے راحت بلا زحمت بھی مجھکو حاصل تھی - نہ مین نے اوسکو کبھی جہان تک مجھے علم ہے کسی ادنی امر مین بھی

آزردہ کیا اور نہ مین نے اوس سے کوئی بات ایسی سنی جو مجھے ناگوار
ہوئی - ایک گھر تھا - ایک غذا تھی - اور آزوقہ بھی ساتھہ ہوتی تھی -
نہ صرف ہم لشکر کشی مین رفیق ہوتے بلکہ قصبات کی سیر مین اور ملکون
کی سیاحت مین بھی ہم دونون شریک ہوتے تھے - بالجملہ بیان اون اشغال کا ۱۰۴
کیا کرون کہ ہم دونون عوام کی نظرون سے الگ ہمیشہ کچھہ سیکھنے یا اور کسی
امر کے دریافت کرنے مین اپنا سارا فرصت کا زمانہ صرف کرتے تھے تو
ان امور کی یادآوری اور یادگاری اگر اوسی کے ہمراہ فنا ہوجاتی
تو اوس اپنے پیارے اور نہایت ملنسار دوست کے فراق کا مین کسیطرح
متحمل نہین ہوسکتا - مگر یہہ امور معدوم نہین ہوے - بلکہ فکر اور
یادآوری سے بڑہتے جاتے ہین - اور اگر یہہ بھی مجھہ سے بالکل
جدا ہوجاتے تو بھی میرا یہہ سن باعث میری بڑی تسکین کا ہوتا کہ دیر تک
فراق ہی مین مبتلا نہین رہسکتا ہون - اور تھوڑی دیر کی سب
مصیبتین چاہی بڑی بھی ہون قابل تحمل کے ہوتی ہین - جو کچھہ مین دربارہ
دوستی کہا چاہتا تھا بیان کیا مگر تمکو نصیحت کرتا ہون کہ نیکی جسکے بن دوستی کا
ہونا ممکن نہین ہے اوسکا ایسا رتبہ قرار دو کہ سوا اوسکے اور کوئی چیز بہتر دوستی سے نہ سمجھو

التماس

مین معترف ہون کہ یہہ رسالہ جس خوبی سے طبع ہونا چاہیئے تھا ویسا انتظام مجھسے بوجوہات ممکن نہوا اور جسوقت یہہ طبع ہوا ہے مطبع بالکل ابتدائی حالت مین تھا - تاہم مین اسی امر سے اپنا جی خوش کر لیتا ہون کہ ایسی نایاب چیز اپنی قوم کے سامنے پیش کر سکا

اس رسالہ کی قیمت صرف ۸ر قرار دیگئی ہے اور دفتر مطبع رحمانی سے ہر وقت مل سکتا ہے -

محمد عباس مترجم انگریزی منتظم مطبع

دو ہزار برس کی پرانی لاطینی کتاب

یعنی

رسالہ دوستی

(محبوبیہ)

مصنفہ

مارکوس طیلوس سیکرون سسرو

جسکو

جناب مولوی حاجی سید محمد حمید رضا صاحب مترجم ہائیکورٹ سرکار نظام نے

بہت احتیاط کے ساتھ ترجمہ کیا

مطبوعہ

مطبع رحمانی واقع بارہ دری نواب مختار الملک مرحوم

حیدرآباد دکن

۱۳۱۶ھ